سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

این کتاب فصاحت انتساب [illegible]

تلخیص معانی

بحسن سعی بسیار و عرق ریزی بیشمار کارپردازان مطبع در مطبع

منشی نولکشور واقع لکهنو طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اور ثنائے بیشمار اوس خالق فصاحت اور بلاغت کے لئے زیبا ہی کہ جسنے قران مجید و فرقان حمید کو معجزہ نبی امی کا ملک عرب مین نازل کیا کہ بدلیل آیہ وافی ہدایہ قل لئن اجتمعت الانس و الجن الی آخرہٖ تمام فصحا عاجز ہو کر ایک آیت مثل اوسکی نہ لاسکے اور صلواۃ نامحدود اور تحیات غیر معدود اوس اشرف المرسلین کے لئے بجا ہی کہ بمنطوق لازم الوثوق انا افصح العرب والعجم کہلائی شعرا

جسکے مقابلہ مین معترف بعجز و قصور ہوے اور درود و سلام
حضرات آیمہ طاہرین پر ہو جنکی کہ کتاب نہج البلاغت اور دیوان
مرتضوی و دیگر قصاید شاہد اونکی فصاحت اور بلاغت کے
ہین اما بعد فقیر پر تقصیر خاکسار ذرہ بمقدار المتمسک بالثقلین
کلب حسین متخلص بنادر ابن احترام الدولہ دبیر الملک
میرزا کلب علیخان بہادر ہیبت جنگ حشرہ اللہ تعالی مع السادات والابرار
کہ ادنی خوشہ چینان خرمن فضل و کمال سخن سنجان ماضی و
حال سے ہی باکمال بیمیدانی و اقرار ابجد خوانی چند سطور مختصر قلمبند
کرتاہی درباب امور واجب الترک و مستحسن الترک روزمرہ الفاظ
و محاورات اردوے زمانہ سابق و حال و بعض دستورات
و قواعد تذکیر و تانیث و اختلاف استعمال ساکنان دیار مغرب

و مشرق ہیں طیبہ لکھنؤ اور اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور پانچ فصل
اور خاتمہ پر مرتب کیا مقدمہ سبب تالیف کتاب میں پہلی فصل امور موجب الترک
و مستحسن الترک محاورات اردوے قدیم و جدید میں دوسری فصل طریق
دریافت تذکیر و تانیث اور بعض قواعد جمع بنانے کے با دیگر فوائد زوائد
میں تیسری فصل خلاف روزمرہ گفتگوی ساکنان شہر و شرفاے
لکھنؤ میں چوتھی فصل بعض مصطلحات و مرکبات علم صرف میں
پانچویں فصل بعض مصطلحات و مرکبات علم عروض و قوافی میں
خاتمہ بعض فوائد زوائد امور قابل ترک و اختیار محاورات و الفاظ
وغیرہ میں ترتیب دیکر یہ **تلخیص معلی** موسوم کیا گیا
تاریخ تالیف اسی نام سے بحساب ابجد حاصل ہوتا ہے اور قطعہ تاریخ تالیف

قطعہ

بفکر مولف موزون ہوا ہے

بعد اوسکے بتدریج جملہ اضلاع میں رواج ہوگیا مگر افسوس کہ جسطرح جسکے جی پڑا
عبارت لکھی جاتی ہے وہ اکثر قواعد اردو کے خلاف اور محض غیر فصیح اور عکس محاورہ
زبان اردو ہوتی ہے اور قصباتیان اور بول چال مقامیان کا بھی بیشتر تذکیر و
تانیث میں اکثر غلطی ہوتی ہے اور بوجہ اسکے اسقدر الفاظ عربی فارسی کثرت سے
ہوتے ہیں کہ ساکنان دیہات سمجھہ نہیں سکتے اتبک کوئی کتاب بانضباط
قواعد مفید ہمیں نہیں لکھی گئی کہ وہی اہل تحریر کو ہدایت ہو اور اغلاط برطرف ہوں
اور اسکار یہین کا آیندہ پٹواریان و طالب علمان ہوسکے خاکسار نے اس رسالہ مختصر
کو مرتب کیا ہے اگرچہ وہ اگر اردوئے فصیح کا رواج منظور ہو تو اس رسالہ کا عملدرآمد ہو
اور اگر تفہیم بعض کاشتکاران غیرہ کا ہو تو ہماری دوسری کتاب اوسکو دیکھنا چاہیے
موسومہ سر تا بہہ کہ جسمیں ایک لفظ بھی عربی اور فارسی کا نہیں ہے زبان جو
اہل دیہات میں مستعمل ہے امیدی کہتا ہوں کہ جب یہہ رسالہ نظر اہل انشا

مشید بنیان [illegible] مشید قواعد عدالت انجم سپاه فلک بارگاه قمر رکاب

آسمان جناب [illegible] قیصر سالی سپهر عدالت نوشیروانی غربا پرور

و دادگستر عاجز نواز [illegible] گدا نواز عطا [illegible] درم [illegible] حشم حامی دادخواهی و

انصاف ماحی ظلم و اعتساف کثیر الرماد طویل النجاد گوهر

بحر عطا منبع جود و سخا عمدهٔ رؤسای کرام قدوهٔ

امرای عظام نجم درخشندهٔ اوج دولت و اقبال

دُرّ ازرقِ محیطِ حشمت و اجلال خورشید برجِ سروری

ماه اوج غربا پروری یکّه تاز میدانِ شجاعت و

دلیری فارسِ مضمارِ پردلی و شیری صاحب السیف

و القلم اهل جود و همم متقنِ قوانینِ انصاف گستری

موجد آئین رعیت پروری نائب السلطنت مشیر

دولت امیر کبیر وزیر باتدبیر جناب صاحب

آنریبل سر جان لیرڈ میر لارنس

بارونٹ جی سی بی کے سی ایس آئی وائسرائے

و گورنر جنرل ہندوستان دام ملکہ عمر دولتہ و اقبالہ

ہوگا انتظام فوائد عام رعایا بالضرور حکم قضا شیم

اور اسکی انطباع کے لئے نفاذ پاکر تقسیم اسکی جملہ

مدارس اور کچہری ہاے حکام مین رواج کے لئے ہو

فصل اول وجہ تشہیر ہونے زبان ہندی کی

یہہ کیا خوب ہے کہ حضرت آدم صفی اللہ علیہ وعلی

نبینا وآلہ الصلوۃ والسلام کا ورود بہشت سے پہلے

سرزمین ہند مین ہوا اور تکلم آپکا ابتدا اسی ملک

میں واقع ہوا بعد وسکے اونکی نسل جو اور ملکوں میں پہونچی تب او زبانیں
مختلف جاری ہوئیں اس زبانکی ترتیب اون پچاس حرفوں سے ہی
اٹھائیس حروف عربی کے اور چار حرف مخصوص فارسی پ
چ ژ گ او سترہ حروف مخصوص ہندی کے اور وے یہہ
ہیں بھہ پھہ تہ ٹہ تھہ ٹھہ جہ چھہ دہ ڈہ ڑ ڑہ کہ گھہ لہہ مہ نہ
ہای ہوز سی ملے ہوئے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ زبان ریختہ وہ زبان ہے
جسمیں سب زبانیں مستعمل ہوں بازار لشکر شاہجہان
بادشاہ میں ہر ایک ملک کے آدمی رہتے تھے
اون لوگوں کی زبانوں میں جسطرح تلفظ جاری تھا
اوسکو نام زبان اردو کیا ابتدا زبان اردو
بہت سے بے ربط تھی بتدریج صفائی پیدا ہوئی

گئے واضع نظم اردو حسب مشہور امیر خسرو دہلوی سُنے جاتے ہین لیکن بعد اونکے
ولی گجراتی صاحب دیوان ہوئے اونکے بعد میر و مرزا اور بہت سے لوگون نے
تدوین اس فن کی کی ہو لیکن کو قدما کی حرف گیری اور نکتہ چینی مقصود
نہین بلکہ اونکو مدون اور استاد وقت اس فن کا جانتا ہون مثالین جو لکھی
اشعار کی صرف واسطے ثبوت طریقہ سابقہ و امتیاز متروکات حال کے لکھی ہین جن
حضرات کو پسند ہو وہ مختار ہین کہ عمل نکرین مگر مؤلف کو بحث و تکرار سے معاف رکہین
الفاظ مروجہ اوس زمانہ کے جو اشعار مین موزون ہوتے تہے بہت ہین از انجملہ کسی قدر
لکھتا ہون کہ حسب رواج زمانہ حال کا نکو گران معلوم ہوتے ہین از انجملہ لفظ
بجای ظرف و اودہر بضم معروف بجای اودہر بضم مجہول و سجن بجای صنم و بن بجای
بغیر و سلونا بجای نمکینہ و لوہو بجای لہو و مکہہ بجای رخ و سیان بجای
معشوق و نین بجاے آنکہہ و سون و سیتی بجاے

سی **و** تئین بجاے اوسکو **و** بیچ بجاے درمیان **و**
انکھریان بجاے آنکھین **و** ٹک بجاے کچہہ **و** تنک بجاے اندک
و کہیں بکسرہ معروف بجاے کہ ہر مکسور مجہول چنانچہ ان مصارع
متفرقہ سے مثالین اون الفاظ کی پیدا ہوتی ہین **مصرعہ**
ہم ہین تکتے صنم تمہارے اور **مصرعہ** قاصد سے
یہہ کہد و خبر اودہر ہی کو لیجاے **مصرعہ** مطلب
نہین کسی سے بندہ ہین ہم سجن کے **مصرعہ**
دل نہین پاتا ہے جائے بن **مصرعہ** رہتا ہے اشتیاق
تمہارا ہمین سدا **مصرعہ** نت دل کو دکہاتا ہے
وہ عیار ہمارے **مصرعہ** اشک کی جا ہی میری انکہون سے
لہو جاری **مصرعہ** چاند شرمندہ ہی تری مکہہ سے

مصرعہ میاں ہم سُنتے ہیں تیری کمر ہے
مصرعہ یہہ وہ نین ہیں جن سے کہ جنگل ہرے ہوئے
مصرعہ لاگ رونے سے ہے اپنے دل کے تئیں مصرعہ
جسطرح دو مست جھگڑے ہوئیں زنجیر ونکو بیچ بیت
انکھڑیونکو اوسکے خاطر خواہ کیونکر دیکھیئے وہ جو سو طرف دیکھے لیتے تب تک
اودھر دیکھیئے بیت رہی تا دم مرگ بیتاب ہے
نہ اوس بن تنک صبر آیا ہمیں بیت کچھہ عشق و ہوس
میں فرق نہے کر کیدہر ہی وہ امتیاز تیرا
اور بہت سے الفاظ اسی قسم کے اون حضرات کی
زبان میں موجود ہیں کہ خوفاً عن التطویل اسی قدر
پر اکتفا کیا اور آئیاں اور جائیاں اور

آتی ہی اور جاتی ہی بجای آئین اور گئین اور آتا ہے اور جاتا ہے اکثر اشعار مین موجود ہی چنانچہ تقی میر کی ان دو شعرون سے صاف ظاہر ہے

میر بارہا وعدون کی آتین آئیان	طالعون نے صبح کر دکھلائیان
اطفال انکی تیغ الفاظ انبار وصح دکھلاتی	کھو اور ماہ کو شرماتی ہے

یہانتک تو چندان مضائقہ نہین اسلئے کہ یہہ سب الفاظ ہندی ہین مگر عجب یہہ ہی کہ یہہ حضرات ایسے زبردست ہے کہ عربی اور فارسی الفاظ مین بر خلاف لغت اور برعکس استعمال اہل زبان جو چاہا اپنے اختیار سے دخل و تصرف کیا اور اوسکے علاوہ تعقیدات لفظی و معنوی اور ضعف تالیف اور بندش کی گنجلک

اور ترک حروف روابط اور اختلاف تذکیر و تانیث

اور وقوع ایطا بہ سبب انکے کلام مین بکثرت موجود ہین

مختصر لکہا جاتا ہے مثلاً لفظ دیوانہ باشباع کسرہ معروف

حرف اول اوسکا بکسرہ مجہول موزون ہونا جیسا

کہ اس شعر مین تقی میر کے ہے

رات پیاسا تہا میرے لوہو کا	ہون دِوانہ ترے سگ کو کا

اس شعر سے مثال تین امور مرجہ سابق اور متروکہ

حال کی پیدا ہوتی ہے ایک تو حذف الف تہا کا

دوسرے لہو کا لوہو تیسرے دیوانہ کا دِوانا موزون

ہونا ازانجملہ ہے لفظ نشار کا کہ شین قرشت

ساکن ہے اوسکا متحرک استعمال مین آنا جیسا کہ اس

شعر ثابت ہے

کھلا نشے میں جو پگڑی کا پیچ اُسکا میر	سمند ناز پر اور ایک تازیانہ ہوا

ازانجملہ ہی اختلاف تذکیر و تانیث جیسا کہ اس شعر میر صاحب سے واضح ہے

میر خلق یکجا ہوئی کناری پر	حشر برپا ہوئی کناری پر

یہہ شعر مثنوی مشہورہ میر کا ہے کہ حشر کو برخلاف جمہور مونث موزون کیا ہی ور اگر حشر کو مذکر پڑھیے تو تذکیر خلق کی لازم آتی ہے کہ وہ صاف و صریح مونث ہی ازانجملہ ہی اختلاف لغت الفاظ عربی میں جیسا کہ اس مصرعہ سے واضح ہوتا ہے مصرعہ بنتی کا دلول نہ ایک قصر صدر تھا ❊ یہہ مصرعہ جو نقال کا داخل کلیات سودا کی ہی دوال نہ تو سپاہی کو تھی

ہین مگر اضافہ یای حطی کا خیال مین نہین آتا اور
فرض ساکن الاوسط ہی متحرک ہونا اوسکا امر عجیب ہے ایضاً
ذات پر اوسکے مہر ہین کنہ عز و جل ۔ یہہ مصرع قصیدہ
مشہورہ سودا کا ہی کہ کنہ ساکن الاوسط کو متحرک الاوسط
موزون کیا ہی ازانجملہ ہے مشدد ہونا لفظ
غیور کا کہ اضافہ مخفف ہی یعنی یای حطی مشدد نہین
ہے چنانچہ اس شعر سے ظاہر ہی حسن

اگرچہ پیغمبر غیور ہی	ولی پرسش کی منظور ہی [illegible]

ازانجملہ ہے مضاف اور مضاف الیہ ہونا
عربی اور ہندی کا کہ ناجائز محض ہے جرأت

[illegible] غم نہ ہمسکی ہوتی گاہ گاہی	کیہ ہوتی ہون عشق پا [illegible]

ظاہر ہی کہ لباس عربی ہے اور یہہ پھلکاری ہندی
کیونکہ یہہ ترکیب درست ہو سکتی ہی از انجملہ ہی
ترک ہونا حرف رابطہ کا جیساکہ اس مصرع
سے پایا جاتا ہے مصحفی خوب رو پایین کے گھیر کو
ظاہر ہے کہ بعد لفظ دیکہہ کے لفظ کر کا ہونا
ضرور تہا کہ رہ گیا از انجملہ ہے ترک کرنا
لفظ نے کا بعد لفظ ہم پایین کے جیساکہ اس شعر
سے پیدا ہے شعر

کہا تھا مین نکہو غیر کی اور	تو نٹی آنکہہ مجھسی ہی چہپا لی

واضح ہو کہ اس شعر سے مثال تین امور مستعملہ قدیم
اور متروکہ حال کی حاصل ہوتی ہے ایک تو

ترک ہونا نے کا بعد لفظ ہم یا ہین کے دوسرے

موزون ہونا لفظ اور کا بجاے طرف تیسرے

تعقید لفظی یعنی چاہیے تہا کہ آنکھہ مجہسے چہپائی ہے

ہوتا ازانجملہ ہے موزون ہونا ہم

پاس یا ہم پاس کا بجاے ہمارے پاس ور میرے

پاس کے جیسا کہ اس شعر سے ثابت ہوتا ہے

ملنا چاہی جہہ کو ہم ملتے ہیں	شاہد پرستیوں کو ہم پاس کہاں ہے

اس شعر سے مثال دو امور مستعملہ سابق و متروکہ

حال کی حاصل ہوتی ہے ایک تو ہم پاس

بجاے ہمارے پاس دوسرے چاہے

ہی بجاے چاہتا ہی کے ازانجملہ حرف

ایسا ہوتا ہے کہ شعرا خصوصاً مرثیہ گو ایک شعر مین دو
طرح کے خطاب ایک مخاطب کے لئے موزون
کرتے تھے مثلاً ایک مصرعہ مین تم اور دوسرے
مین آپ اب یہہ متروک ہی چنانچہ مرثیہ دبیر جسکا
مصرعہ اول یہہ ہے مصرعہ عاشورہ کو جب
گرم ہوا موت کا بازار ۔ شاید اس بیان کا ہی دبیر

اکبر نے کہا صبر کرو ای شہ عالم	ہم آپکی آغوش مین پالے ہین کوئی دم
جنگل کو تو گھیرے ہے غم جنگ انکا نہین غم	افسوس کہ حضرت بھی ہوس رہے

صاف ظاہر ہی کہ مصرعہ اول مین صبر کرو اور مصرعہ
ثانی مین ہم آپکے موزون ہوا ہے چاہئے کہ
جب آپ کا لفظ آیا تو صبر کیجیے موزون ہوتا اور

ایسا ہی حال ہے مصرعہ دوم اور سیوم کا اسلئے کہ ایک
مصرعہ مین ہم اور ایک مصرعہ مین نبل اپنی نسبت خطاب
خلاف روزمرہ ہی ازانجملہ ہے لفظ مت
کا معنی نفی کہ پیش ازین مروج تھا اب متروک
ہی جیسا کہ اس شعر مین میر

مت جا کہ حیف وسکا وقت	جو کوئی اوس مکان سے نکلا

ازانجملہ ہی لفظ جیون کا معنی مانند کہ پیش ازین
مستعمل تھا مگر متروک ہوگیا چنانچہ اس شعر مین میر

اونکو روتی ہی جیون شمع جلگیا	گرمی سی مین آتش غم کی پگہلگیا

ازانجملہ ہی حروف علت جو آخر الفاظ عربی
اور فارسی مین آتے ہین اونکا خوب واضح

ہونا تلفظ مین چاہیے سنگی کے ساتھہ دیکہ
زبان پر نہ آئین مگر الفاظ ہندی مین خصوصاً
مقام جمع مضایقہ نہین ہے رشک

ہر زمین خون جو نہ سوتے باندھے چھپا جوہر نظر سے	کئی تصویر لاکہون مین ہے رو نقش غنچہ و بزم گہوا

نظر زبون اور لاکہون مین سقوط واو کا ظاہر ہے
ازانجملہ ہی لفظ ساتھہ اور ہاتھہ کہ شعرای
سابق خصوص مرثیہ گو بات اور رات
کے قافیہ مین صرف کیا کرتے تھے اور
یہہ ظاہر ہے کہ ہاے مخفی جو کہ ساتھہ اور
ہاتھہ مین ہے وہ بات اور رات کے ساتھ
قافیہ ہونیکے لئے مانع ہی مگر اسکا کچھہ

خیال نہ تہا چنانچہ ایک مرثیہ کہ جسکا مصرعہ اول

یہہ ہی مصرعہ جب سے علم فوج کا دنیا میں نشان ہے

۹۱ بند ہین یہہ چار مضارع ہین دبیر

عباس کے نگے کہاں ہیں نہیں بات	فرماؤ تو فرزندوں کے بیر سکینہ کہوں ہاتہہ
عباس کا اور آپکا اک عمر کا ہی ساتہہ	خصر کی علاقہ ہے او نہیں فخر و مباہات

ان چارون مضارع سے مثال دو باتونکی حاصل

ہوتی ہے ایک تو ہاتہہ اور بات کا قافیہ

ہونا دوسری لفظ رکہو کا کہ جسمین کاف مشدد

ہی اور مخفف موزون ہوا ہے از انجملہ

لفظ اوپر کا بمعنی بالا کہ پہلے مروج تہا اب متروک

ہی او صرف پرکو کافی جانتے ہین چنانچہ اس شعر

سے ثابت ہے حسن

لب نازک اوپرہ چُہناں دھر	نکالی تھی پیڑہ سے دود جگر

اس شعر مثنوی سے مثال تین امور موجبہ سابق
اور متروکہ حال کی پیدا ہوتی ہے ایک تو یہہ کہ بجاے
پر اوپر موزون ہوا ہے دوسرے چہناں دھر
بجاے چہناں دھر کر تیسرے نکالے تھے
بجاے نکالی تھی کے جاننا چاہیے
کہ جب زمانہ سابق کے شعرا کا بے احتیاطیون
مین یہہ حال تہا جسکا شمہ منزلہ یکے از ہزار و اندکے
از بسیار باختصار اوپر لکھا گیا تو اوس زمانہ کے
مرثیہ گو بھی بہت سے افراط و تفریط کو کام فرماتے

تھے جیسا کہ مرثیہ مشہورہ مرزا کا یہہ مصرعہ سودا
لے سیل تا بدشنہ و برچھی سے تا بخنجر۔ اس مصرعہ
سے مثال دو امروں کی حاصل ہوتی ہے
ایک تو دشنہ کہ فارسی ہی اور برچھی کہ ہندی
ہی دونوں میں واو عاطفہ آیا کہ یہہ نہیں چاہیے تھا
اور دوسرے خنجر کا نون ساکن وہ بطور غنہ آیا ہی
اوسی مرثیہ کا یہہ مصرعہ الیضاً بٹی جھپی تھی ماں کی
ماں بٹی پکے کہنے۔ اس مصرعہ سے مثال دو امروں
کی حاصل ہوتی ہے ایک تو یہہ کہ جھپی تھی بجای
چھپتی تھی کے اور دوسری لفظ کہنے بجای
بٹی کے پاس کے ایک شعر اور ایک مصرعہ خسرو کی

بیت سلام کا

جب سون حضرت نبی کیا رحلت	تب سون ہی چل چلی سلام علیک

اس شعر سے مثال ہیں امرون کی حاصل ہوتی ہی
ایک یہہ کہ سون بجای سے کے دوسرے کیا رحلت
یعنی رحلت ہوئی ہی تیسرے چل چلی بجای
چل چلاؤ جب اس طرحکے مراثی اور سلام مشہور
ہندوستان ہوئے تو اہل بنگالہ کو بھی حوصلہ مرثیہ
گوئی کا پیدا ہوا اور بہت کچھہ کہا ایک
مطلع اون میں سے یہہ ہی بیت

پھری ماتم صفا پر جو واہہ کا ساون	وہ پچھوکا پہکا بگاہی سان

قربان اون عشق اعتقاد رونے والون کے جو ایسے

کلام سنکر روتے تھے ہمارے اوستاد
صافی نہاد فردوسی زمانہ معنی آفرین یگانہ خاقانی
پایہ انوری سرمایہ نظامی دہر سعدی مرتبت مسیحا
نفس معنی شناس دقیقہ رس نقاد مضامین نو
وکہن روح معنی جان سخن موسس اساس سخنوری
مرصص بنیان نکتہ پروری مصر سپہر فضل وکمال یادگار
اساتذہ ماضی وحال بانی طرز جدید واضع قواعد
سخن مدون دواوین فصاحت متقن قوانین بلاغت
کاشف حقایق فروع واصول واقف دقایق معقول
ومنقول عمدۃ الفصحا قدوۃ البلغا لوذعی المعی علامی فہامی
جناب شیخ امام بخش متخلص بناسخ علیہ الرحمۃ

ے کہ بیاوری طبع وقاد وبرسای ذہن نقاد
کسیکے شاگرد نہ تھے اپنے عہد فصاحت مہد مین
ان سب لغویات اور حشویات کو دور کرکے ایسی
صحت محاورات اور صفائی بندش ورستگی زبان
اور روزمرہ کے پیدا کی کہ سخنوران پایہ بلند اور
دقیقہ رسان ہنرمند نے بدل پسند کیا اور
انگشت قبول کو آنکھون پر رکھا سیکھا اون امور
مین محل گفتگو نہ ہا بلکہ سب نے وہی طور اختیار کیا
اپن پچاس ساٹھہ برس کے زمانہ مین صفائی سخن بہ از گوہر
آبدار ہوئی اور ہر ایک کو اوسکی پیروی اور تقلید
ملحوظ رہی بعد وفات جناب مغفور چند شخص شاگرد دالن

رشیدی ایسے نامور ہوے کہ سب نے اونکو مانا اور
اہل کمال سے جانا ازانجملہ جناب سید علی اوسط
صاحب رشک سلمہ اللہ اور خواجہ وزیر مرحوم اور مرزا
محمد رضا برق مغفور اور شیخ امداد حسین مجرکہ ہر ایک
ان میں سخنور یگانہ اور بے مثل زمانہ ہی صاحبان
طبایع اخاذ ہیں اور اذہان اونکے نقاد سید علی
اوسط صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ رشک ایسے صاحب تدقیق و اہل
استعداد و باتحقیق ہیں کہ مثل و نظیر اپنا نہیں
رکھتے چند قواعد اور اصول و قیود اختراع کرکے
کہ اکثر قابل قبول و پسند اہل سخن ہیں ثبت کیے
اور اکثر پیرو اونکے اونہیں قیود کے ساتھ شعر

موزون کرتے ہین اگرچہ فی الجملہ دشواری
فکر مین ہوتی ہی مگر اسمین شک نہین کہ اونمین
اکثر امور پسندیدہ ہین بعض تو بطور کلیہ اور بعض بطور
اکثریہ تجربہ سے اور غور سے معلوم ہوئے
ہین اونمین سے کچھہ مناسب مقام سمجھکر
زینت ان اوراق کی کیے جاتے ہین علامہ
اعلان ہوا از انجملہ ہی کہ جو نون آخر الفاظ
عربی و فارسی مین آتا ہے اگر وہ بے کسی
ترکیب کے ہو تو باعلان موزون کیا جاے جیسا
اس مصرعہ مین سبحۂ طیبہ کیسے اوتارے
ملا کر سکا ہمین ❊ اور جو نون آخر لفظ مین

با ترکیب ہو اوسکا اعلان موزونیت مین نکیا جاے جیسا کہ اس شعر سے واضح ہوتا ہے شعر

لطف جینے کا ہے جو آرام جان نہین	بیکار ہے بدن وہ جو جانان نہین

غرض یہہ ہی کہ جسطرح سی الفاظ روزمرہ گفتگو مین بولی جاتے ہین اسیطرح سی موزون بھی ہوا کیرن مگر چند الفاظ ایسے بھی ہین کہ جنمین یہہ قاعدہ قایم نہین رہتا مثلاً گران اور خندان اور روان اور دوان اور طپان اور عیان اور نہان وغیرہ ذالک انمین اعلان نہین چاہیے اسلیئے کہ روزمرہ گفتگو مین فصحا یہ اعلان نہین بولتے ہین اس سبب اسکا اعلان جایز نہین مگر مخفی نہ ہے کہ اظہار نو

گو کہ مرکب ہے دونون طرح باعلان وباخفا موزون
کیا ہی مگر یہہ شاذ ہی جیسا کہ میر صاحب ہی کی اشعار
سے مثال دونونکی حاصل ہوتی ہی مثال اعلان ؎ شک

سسک رہی ہین گئے ناتوانسی باہر	قدم نکال کسی دن مکان سے باہر

مثال غیر اعلان ؎ شک

عاشق چہپانکو نظارے سے میر سیاہ	ہی لائے ہیں سب سے بتدا تاتوان الگ

اور اسی طرحسے جس لفظ مضاف الیہ مین نون غنہ واقع ہو
اوسکا اعلان جائز نہین ہے مگر قدما اسمین مضائقہ
نکرتے تہے خصوصاً مرثیہ گویون کے کلام مین
یہہ بات اکثر پائی جاتی ہے چنانچہ انیس سے یہہ بات ہے

دبیر صاحب دین محب شہ دلگیر ہے	فوج حیدر کی قسم عاشق شبیر ہے

از انجملہ ہی حرف دو حرفی پہ کا کہ گنتی یا لا
اور کبھی معنی لیکن کے آتا ہی اس لفظ میں ظاہر ہونا الف
کا ضرور سمجھا گیا ہی مگر یہہ کہ الف سے کے ہمزہ وصل
واقع ہوا از انجملہ ہی سقوط الف آخر الفاظ
عربی و فارسی و ہندی کا کہ محض ناجائز ہی سیر صاحب
کا دیوان بوم آہ خالی ہی پہلے اور دوسرے دیوان میں جا
بجا یہہ بات پائی جاتی ہے جیسے اس شعر میں الیاس ہی شاہ

کہا تیا ہی سحر وصل یار نے	کہا ہی لیا تیغ تیز تقاضا انتظار نے

زبانی فیض بیان جناب منشی احمد حسن صاحب سے کہ تلامذہ ارشد
میر صاحب سے ہیں یہہ قول بھی سنا گیا کہ سقوط الف کا
دو حرفی الفاظ میں مضایقہ نہیں ہے از انجملہ ہی

لفظ یان او روان بمعنی اینجا و انجا بحذف ہاے ہوز یہہ
بہی متروکات سے ہی چاہیے کہ یہان اور وہان موزون ہوا
کرے اعلان ہاے ہوز ضروریات سے ہونا چاہیے
ایسا نہو جیسا کہ اس شعر مین ہے **میر**

جس سر کو غرور آج ہے یان تاجوری کا	کل اس پہ یہین شور ہے پھر نوحہ گری کا

اس شعر سے مثال دو امر مروجہ سابق اور متروکہ حال
کی پیدا ہوتی ہی ایک تو لفظ یان کا ثبوت بحذف ہاے
ہوز اور دوسری ثبوت لفظ دو حرفی پہ کا بمعنی بالا
مصرعہ ثانی مین بحذف رای قرشت ہی از انجملہ ہی
لفظ سہ کا بمعنی سانس جب یہہ لفظ نکہت کے ساتھ آئی
تب تو بکسر اول موزون کیا جاے اسلئے کہ روز مرہ ہی

بالکل مستعمل ہے چنانچہ ان اشعار سے پایا جاتا ہی
پس غیر مرکب بفتح اول نہین ہوسکتا چاہیئے کہ بالکل مستعمل ہو

کسب باطن کو رابطہ ہو تو ظاہر کو ساتھ سے	لطف مزاج لطف عناصر کو ساتھ سے
ہیولی کی ساتھ نہین شرکت پیدا ہوگا	پیدا قبل غیر مرئی کے ساتھ سے

اور جب یہہ لفظ با ترکیب ہو تو چاہیئے کہ بفتح اول موزون
بولا جائے جیسا کہ اس شعر مین **رشک**

ہمدمی ہی حسن تکلیف بتکلف	کلاہ بادشاہی درد سر ہے

ازانجملہ ہی لفظ و حرفی گرگا کہ حروف
شرطیہ ہی سے بے الف ناجایز کیا گیا ہی اسلیے کہ متکلم
اور دوسرے مصرعہ مین الف کے ساتھ بولا جاتا ہی بے الف
فارسی مین البتہ مستعمل ہے ازانجملہ ہی

حرف عطف ہندی کا کہ لفظ اور ہی اسمین ظاہر ہونا
واو اور رائے قرشت کا بہت ضرور ہونا چاہیئے تا کہ
سامع کو واو کا اشتباہ نہو **ازانجملہ ہی**
ازانا بائے موحدہ تحتانی کا قبل الفاظ فارسی عربی
ناجائز قرار دیا گیا ہی جیسے بوقت صبح یا بہنگام
شام اسلئے کہ یہہ طور فارسی کا ہی تلفظ اور تکلم میں بہی
نہین کوئی بولتا کہ ہم بوقت صبح آئینگے یا بہنگام
شام جائینگے جیسا کہ اس مصرعہ سے پایا جاتا ہی **مصرع**
بہنگام سحر کوٹھی پہ تم آؤ ۔ **ازانجملہ ہی**
لفظ عرصہ کا کہ قدما کے کلام مین بمعنی دیر بہت مستعمل تہا
اور در حقیقت بمعنی میدان ہے اب اسکے مقام پر وقفہ

ہین ازانجملہ ہے قدما کی کلام مین بقاعدہ
فارسی کے لیے تحتانی کو بمقام غیر اضافت صرف
کرتے تھے یہہ بھی اب متروکات سے ہی چنانچہ اس شعر
سے اہل دہلی کے واضح ہوتا ہی بیت

لپٹ کر قتل کر رہا ہے	یہہ بیباک لبِ نوشی کی جا ہے

اردو مین یائے تکلم السیا جاری نہین ہوتا ازانجملہ
ہی لفظ رکھی کا کہ تخفیف کاف کی ناجائز سمجھی گئی
ہے چاہیے کہ کاف مشدد ہو چنانچہ اس مصرعہ
سے مثال تخفیف کی پیدا ہوتی ہے مصرعہ
سر تن سے جدا ہوسے جو قبضہ پہ کہو ہاتھ ازانجملہ ہی
لفظ میان کا بمعنی معشوق کہ کلام قدما مین موزون

ہوتا تھا اب متروک ہی جیسا کہ اس شعر مین میر

میان خوش رہو ہم دعا کر چلے	فقیرانہ آئی صدا کر چلے

ازانجملہ ہے لفظ بل بے کہ یہہ بھی کلام قدما
مین مستعمل تھا اب متروک ہی چنانچہ اس مصرعہ سے
واضح ہے مصرعہ بل بے ترا غرور کہ اوٹھتا
نہین ہے ہاتھہ ازانجملہ ہی کہ کلام قدما مین
گاہ گاہ عیب الطا کا بھی قوافی مین آتا تھا خصوصاً
مرثیہ گویون کے کلام مین چنانچہ مرثیہ مشہورہ
ضمیر کا مصرعہ اول یہہ ہی مصرعہ میدان مین
آمد آمد قاسم کی دہوم ہی ❖ ثنا اس بیان کا
ہی کہ ایک بند مین شفقتین اور چلتین کو قافیہ کیا ہی

پس ایطا ثابت ہے الفاظ ہندی میں بھی
ایطا ممکن ہے مثلاً جلانا اور ہنسانا اگر مطلع میں
قافیہ ہو تو ظاہر ہے کہ جل اور ہنس اصلی لفظ ہیں
اور الف دونوں میں علامت متعدی ہونیکی
ہے اور ایطا اسیکو کہتے ہیں ایسے قوافی
مطلع میں مستحسن الترک ہیں ازانجملہ ہے
تعقید لفظی کہ جسکے سبب سے لطف شعر جاتا رہتا ہے
فارسی میں بھی شعرا سے یہ امر ہوا ہے اور شعرا
اردو بھی اسی خالی نہیں ہیں مثال فارسی
کی یہ ہی بیت نخواہد این چمن از سرو لالہ خالی ماند
یکی ہمی رود و دیگرے ہمی آید + دیکھا چاہئے

کہ اول مصرعہ مین نحو ابدا ور آخر مصرعہ مین مانند
آیا ہی مثال اردو کی

شعر

جالی کسکی گھر مین تھا ہم نہ اپنی کھا	دیتا ہی وہ جو رزق مقرر ہوا خدا

دیکھا چاہئے کہ نشست الفاظ اور ترکیب بندش
کسقدر مقدم و موخر واقع ہے فصحای زمانہ
حال کا کلام ایسے خرافات سے اکثر مبرا ہی
ازانجملہ ہی کہ عیوب قوافی سے احتیاط
بہت ضروریات سے ہی شاعر کو چاہئے
ایسا ہو جیسا کہ جو حکیم مین مرزا نے کرکی
قافیہ مین مشتد موزون کیا ہی اور حالانکہ
حقت مین مشتد بضم تا ہی قرشت آیا ہی

بروزن وزر اگر تاے قرشت مفتوح ہوتی
تو قافیہ ہو سکتا ازانجملہ ہی کہ اکثر اشعار
مین شعرا مصرعہ اول اسطرحسے موزون کرتے
ہین کہ جبتک دو ایک لفظ مصرعہ ثانی مین شامل کرکے
نہ پڑہی جائین تب تک مطلب واضح نہین ہوتا
اوریہہ بی لطفی محض ہے چاہیے کہ ہر مصرعہ کا
مطلب جدا گانہ ہو

ذوق

ہی مرا نقش قدم چشم نمائی کرتا | نہ آنکھین کہتی ہے جاتا ہی کدہر تو کہ جہو
جون حباب جب جامہ سے باہر ہوا | گل صبا آئی ہے کوچہ سے یار کے بہو

ان اشعار سے جو اوپر
لکھا گیا وہی ثابت ہوتا ہی ازانجملہ تعقید کا ثبوت
بھی ہے ازانجملہ لفظ ثقیل

کہ یہہ بھی میر صاحب کے متروکات سے ہی
اسمقام پر تک بولنا چاہیے از انجملہ ہی
اکثر شعرا بٹھانا اور پہنانا بمعنی نشانیدن و پوشانیدن
استعمال کرتے ہین مگر میر صاحب نے اسکو
ترک کیا ہی اور فرماتے ہین کہ بعد یاے عربی کے
یاے حطی اور لفظ ثانی مین بعد باے فارسی
کے ہاے ہوز کا ہونا ضرور ہی از انجملہ ہی
قدما کے کلام مین بعض الفاظ کے یاے
آخر کو واو سے بدل جاتا دیکھا گیا مثلاً کبھیکو
کبھو اور کسی کو کسو مگر اب یہہ امر بھی متروک
ہو گیا از انجملہ ہے اگرچہ شعرا آتا ہے

موقوفہ اور ہاے مختفی کو جو آخر الفاظ عربی و
فارسی مین واقع ہو الف کے قافیہ مین صرف
کرتے ہین مثلاً ایک مصرعہ مین شعلہ اور دوسرے
مصرعہ مین دریا چنانچہ اسطرح سے کہ شعلا کہا یا بائے اصح

شمع کو آگ نے افشان شعلہ کیا ہے	آنکھین ہین ہم گریہ دریا کیا ہے

چنانچہ یہ طریقہ سابق سے اب تک شعرای اردو مین
جاری ہے مگر مولف اپنے کلام مین اسطرح کے
قوافی نہین صرف کرتا اور اسی طرح مین نہین صرف
اور اسطرح پر لفظ جو کہ اردو کی لغت مین ساکن الاوسط
ہے سب کے کلام مین ساکن الاوسط و متحرک الاوسط
موزون ہوتا ہے اور رواج عام ہے مگر یہ ہم

بخلاف جمہور اس لفظ کو اپنے کلام میں صرف ساکن الاوسط برعایت لغت باندھتا ہی کبھی متحرک الاوسط نہیں باندھا

اور ازانجملہ ہی کہ لفظ زیادہ و پیادہ

پیالہ و سیاہ و میان میں کہ یہ سب الفاظ فارسی ہیں جو یاے حطی واقع ہوا اوسکو اکثر لوگ خوب

ظاہر کر کے استعمال میں نہیں لاتے اور چاہیے

کہ ان الفاظ میں یہ حرف خوب ظاہر ہو اچھا پیالہ اس مصرع

میں میانکی لفظ سی ظاہر ہوتا ہے ارشک کہان ہے سی کیتی میانہ پیا

ملک ہندی الفاظ میں یعنی پیارا اور پیاس کے یاے

تحتانی کو بہت ظاہر کر کے بولنا نہ چاہیے بلکہ

بتخفیف دب کر زبان سے نکلے تو اولی ہی

مثلاً مصرعه پیار کرتا ہی پیار کی باتین مصرعه

پیاسی ہین پلائی ساقی نی ❖ چند الفاظ سه حرفی

ہندی ایسی ہین کہ مشدّد الاوسط اور مخفف الاوسط

اور بعضی مشترک ہین منجمله اوسکے جو مشدّد الاوسط ہین

وه یہه ہین مثلاً پکّا اور بچّا اور رکّہا اور چکّہا اگرچه رکہا کو بعض شعرا

نی مخفف الاوسط صرف کیا ہی مگر کچهه خوب نہین اور جو

مخفف الاوسط ہین وه یہه ہین مثلاً پکا اور بکا اور جو مشترک

ہین وه یہه ہین مثلاً گلّہا اور اوٹّہا وغیره که ان الفاظ کو مشدّد

اور مخفف دونون طرح پر استعمال کرتے ہین

فصل دوم

در بیان بعض قواعد تذکیر و تانیث اور الفاظ اوسکو دریافت

کرنی جہان تک بعد فکر و تلاش ہم پہونچی اور بعض قواعد

جمع ہوا ہے۔ وہ متعلق رہا جاتا ہے کہ الفاظ ہندی کی تذکیر اور
تانیث کے لئے کچھ اصول اور قواعد منضبط ہیں کہ دیکھنے میں
نہیں آئے جناب اوستاد مغفور سے جو کئی برس شرف حضوری رکھ
پوچھا گیا تو یہی فرمایا کہ کچھ قواعد منضبط نہیں ہیں جسطرح پر
خواص شعرا اور فصحای اہل شہر کی زبانوں پر جاری ہو ویسا ہی
بولنا چاہئے ناچار جسقدر دریافت ہو سکا باختصار لکھا جاتا ہے
اونمیں سے بعض بطور کلیہ اور بعض بطور اکثریہ ہیں اور اسیطرح
بعض الفاظ عربی اور فارسی کی جو اردو میں مستعمل ہیں اونکی
تذکیر و تانیث بھی مختصر لکھی جاتی ہی ازانجملہ یہ ہی کہ جن الفاظ
ہندی کے آخر میں یای حطی واقع ہو وہ سب تانیث بولی جاتی
ہیں مگر چند الفاظ مستثنی ہیں مثلاً ہاتھی ور گھی اور موتی

اسکی یہہ کہ حسب شرح بالا دونون مقامون پہ دونون سے
حذف کیا ہے ازانجملہ یہی کہ گاہ گاہ الفاظ
فارسی کے بعد یای حطی اور الف کو زیادہ
کرتے ہین کہ تلفظ مین صورت تانیث کی
پیدا ہوتی ہے جیسے کہ لکھنؤ مین مصری کی بغیا و
فرح اباد مین جعفر خان کی بازار پہ زبان خواص و عام ہو اور ساکنان الہ اباد
اکثر باغ کو مونث بولتے ہین مثلاً خسرو خان کی باغ ازانجملہ ہے
کہ اکثر الفاظ اور اسمای ہندی کے آخر مین
نون زیادہ کرکے تلفظ تانیث کا پیدا کرتے
ہین جیسے کہ تائی اور تائین اور دھوبی اور دھوبن
وغیر ذلک ازانجملہ ہی لفظ قلم بمعنی خامہ

مذکر ہے مگر اور سب قلمین مونث ہین مثلاً قلم لب
اور قلم بلور اور قلم بالاے رخسار ہر دو جگہ لکھنو
جیساکہ ان مصارع سے مثال بعض کی حاصل
ہوتی ہی شمشک او نگلیان ہین بلور کی قلمین
تیغ قلمین تمہاری یا ہینگے اہل قلم کہان تک
از انجملہ ہی لفظ آب کہ مذکر ہی مگر آب ہی
کی اور آب تلوار کے مونث ہے از انجملہ ہی
درمیان دو لفظ ہندی یا ایک ہندی اور ایک
فارسی کی اضافت و عطف کا لانا اور اعلان نون جایز
نہین ہے مگر اسماین مثلاً مسی و پان چنانچہ
اس مطلع استاد سے مثال و سکی حاصل ہوتی ہی بیت

مونث ہی مگر متقدمین مین سمجھا ہے اور متاخرین مین آتش
نے مذکر موزون کہا ہی اقوی غالب ہے کہ شین قرشت جن الفاظ
کے آخر مین واقع ہو علی الاکثر مونث ہون مگر باستثنای
جوش و ہوش و خروش و خاموش و گوش و دوش و
مرزنجوش و آغوش وغیرذلک اور پوش جہان واقع
ہوگا وہ سب بھی مذکر ہونگے مثلاً خوان پوش و پلنگ پوش
و بالاپوش وغیرہ باستثنای پاپوش ازانجملہ یہی جن
الفاظ مین آخر کو گاہ کا لفظ واقع ہو وہ سب بھی مونث
مستعمل ہوتی ہین مثلاً خوابگاہ و آرامگاہ و نشستگاہ
اور شکارگاہ وغیرذلک ازانجملہ یہی جن الفاظ
کے آخر مین لفظ زار کا واقع ہو وہ سب بتذکیر مستعمل ہین

ہین مثلاً گلزار و سبزہ زار اور پنبہ زار و شورہ زار وغیرہ

ولک ازانجملہ ہی جن الفاظ کے آخر مین لفظ ستان

کا آتا ہے وہ سب تذکیر ہوا کرتے ہین چنانچہ اس مصرعہ سے

مثال اوسکی پیدا ہے مصرعہ دکھلائے داغ دل نے

گلستان نئے نئے ازانجملہ ہی جن الفاظ کے

آخر مین لفظ گیر کا آتا ہے وہ تذکیر و تانیث مین لفظ

ماقبل اپنے کا تابع ہوتا ہی اگر لفظ ماقبل مذکر

ہو تو مذکر اور اگر مونث ہو تو مونث استعمال مین آتا ہی

مثال مذکر گلگیر و خوگیر اور مثال مونث جاگیر اور زمین گیر

ازانجملہ ہی جن الفاظ فارسی یا عربی کے

لب لفظ وان کا مثال ہوتا ہی اسم اسی کے لفظ ماقبل

مذکر ہو یا مونث ہندی ہو یا فارسی وہ سب مذکر
مستعمل ہوتے ہین مثلاً خاصدان و عطردان و شمعدان
اور گلوری دان و غیر ذالک از انجملہ ہی کہ بہت سے
الفاظ ہندی کے آخر مین یا پہلی لاتے ہین کہ اوسی مراد حاصل
بالمصدر کے حاصل ہوتے ہی مثلاً کہٹائی اور مٹھائی او
بڑائی اور چہوٹائی و غیر ذالک از انجملہ ہی جن
الفاظ فارسی کے بعد لفظ بند ہو وہ اکثر مذکر بولے
جاتے ہین مثلاً ازار بند و زیر بند و غیر ذالک
از انجملہ ہی لفظ دار کا جن کے نام کے آخر مین
ہو وہ سب مذکر ہین مثلاً جماعہ دار و طبل دار و آبدار
و میرہ دار و غیرہ از انجملہ ہی ستیاری سوا اسکے

زہرہ و بنات النعش و مشتری کہ مونث ہین
باقی سب مذکر ہین بلکہ بعض ثوابت بھی مثل قطب
و سہیل و سہا و کیوان و جدی وغیر ذلک
ازانجملہ یہی کہ شہر عربیہ سوای ربیع الثانی
اور جمادی الثانی کے سب مذکر ہین ازانجملہ
ہے اسمای بلاد و قصبات جنکی ترکیب آباد
اور گڑہ اور پورا اور نگر وغیرہ کے ساتھہ ہے
وہ مذکر ہین اور جن مین یاے تحتانی آخر کو
ہے وہ سب مونث بولے جاتے ہین ازانجملہ
ہے حروف تہجی جن مین یاے حطی
تلفظ مین ظاہر ہو وہ مونث ہین اور باقی سب

مذکر ہین الّا جیم اور میم کو مونث بولنا چاہیے
ازانجملہ یہ ہے جو الفاظ فارسی سہ حرفی
سے زیادہ ہون وہ سب مذکر ہین مثلاً استخوان
وارمغان وباران وپیکان وپایان وغیرہ لیک
اور بعض ایسے الفاظ مونث بہی ہین مثلاً افشان
وزعفران وداستان وریسمان وگاؤزبان اور
بعض جگہہ بحالت ترکیب ایسا ہی ہوتا ہی کہ ہرچند
دونون لفظ مذکر ہون مگر دونون ملکر مونث
بولی جاتی ہین مثلاً شیرمال وشیربرنج کہ دونون
لفظ مذکر سے مرکب ہین مگر دونون کو مونث
بولتے ہین ازانجملہ یہ ہے کہ اکثر اختلاف

واقع ہی درمیان تذکیر و تانیث لغات عربی اور ہندی کے
بس موافقت بیکدیگر کی ضرورت نہین ہے مثلاً شمس
عربی مین مونث ہی اردو مین اوسکو مذکر استعمال کرتے
ہین علی الاکثر اور ایسا ہی حال ہے اور بعض کا رعایت مطابقت
کے لازم نہین ہے ازانجملہ ہی جتنے اسم ظرف
ہین وہ سب مذکر ہین مثلاً مطلب و مقصد و مرقد و غیر ذلک
لیکن مجلس و محفل و مسجد و مسند و مشعل و منزل مونث
ہین ازانجملہ ہے الفاظ ہموزن محراب و مضراب
و معراج بھی مونث ہین ازانجملہ ہی کہ جنکے آخر مین
ہو وہ سب مذکر ہین ازانجملہ ہی جن مصادر
آخر مین کے ہوز ہے وہ اکثر مذکر ہین مثلاً ...

حال ہے و اندازہ و عمامہ و فاقہ و حلوہ و سجا ور الیسا ہی حال
تذکرہ اور تجربہ وغیرہ کا کہ یہہ سب بھی مذکر ہین اور الفاظ
کے وزن کا بھی یہی حال ہے ازانجملہ ہی جو مصادر
عشق و آتش اور بیان و حساب و سوال و جلوس
اور خلوا اور عرفان وغیرہ وزن سے ہین اکثر مذکر ہین
باستثنای بعض الفاظ اور جو مصادر جفا اور صفا کی وزن پر ہین
اکثر مونث ہین اور ترقی اور تسلی و دیگر الفاظ جو وزن تفعل سے ہوئی
مونث ہین ازانجملہ ہی کبھی کبھی اصلی لفظ کے بعد الف اور
واو زیادہ کرتے ہین مثلاً اوجہا و اور انگاو وغیر ذالک اور
کبھی واو کی بعد ایک الف اور زیادہ کرتے ہین مثلاً اوجہاوا اور
انگاوا وغیرہ ازانجملہ ہی کبھی اصلی لفظ کے بعد الف لون

لاتے ہین مثلاً لگان اور ملان اور ملبان اور چوڑان وغیرہ

ذلک ازانجملہ ہی کہ کبھی اصلی لفظ کے بعد سین مہملہ زیادہ کرتے

ہین مثلاً گھاس کہاس وغیر ذلک ازانجملہ ہی کبھی تاے

فوقانی اصلی لفظ کے بعد لاتے ہین مثلاً چاہتا اور بیٹھتا ازانجملہ

ہی کبھی اصلی لفظ کے بعد پا یا پن زیادہ کرتے ہین مثلاً بوڑھاپا

اور لڑکپن وغیر ذلک اور بہت قاعدے عربی و فارسی لفظونکے

ساتھ بھی مستعمل ہوتا ہے اب چند قواعد تذکیر و تانیث

کے مخصوص الفاظ عربی مین لکھے جاتے ہین یعنی روزمرہ اردو مین

جب وہ الفاظ آتے ہین تو کیونکر انکا استعمال ہوتا ہے جاننا چاہیے

کہ ابواب اوزان مبحث کے مطابق جتنے مصادر ہین وہ سب بتانیث مستعمل

ہوتے ہین باب افعال مثلاً اکرام و احرام وغیرہ باستثنای صلاح

وافراط و امداد و غیر ذلک و افتعال مثلاً اجتناب و ارتکاب
وغیرہ باستثنای احتیاج و احتیاط و اصطلاح و التجا و انتہا و ابتدا
و استفعال مثلاً استفسار و استکراہ وغیرہ باستثنای استعداد
و استمداد و انفعال مثلاً انقلاب انقسام وغیرہ و
افعلال مثلاً اغبرار و احمرار وغیرہ و تفعّل مثلاً تقرب
و توسل وغیرہ باستثنای توقع و توجہ و تواضع و تفاعل
مثلاً تقابل و تقارب وغیرہ اور باب تفعیل و مفاعلت کے
وزن پر جو مصادر آتے ہیں وہ سب تانیث مستعمل ہوتے ہیں
مثلاً تسلیم و تعظیم و تکریم و تقدیر و تدبیر و حرکت و مفاجات
وغیرہ اور جن الفاظ و مصادر عربی و فارسی کے
آخر میں تائے مصدری آتی ہے وہ سب بھی تانیث

بولے جاتے ہین مثلاً رعب وحشمت وشوکت وعظمت
وجلالت وغیر ذلک باستثنای خلعت وشربت وصحبت
وبخت وتابوت وطشت وسکوت وروایت وسموت
وبہوت وقوت ودرخت ورخت وداسوخت وبیت
وغیر ذلک کہ وہ مذکر ہین اختلاف چند الفاظ ایسے
ہین کہ جنکی تذکیر وتانیث اہل دہلی واہل لکہنؤ کے
جہگڑے مین پڑی ہے ازانجملہ رستا اور سیل اور
جان اور آواز اور غزال اور خلش اور تکرار اور بار وغیرہ
اہل دہلی وپورب کے لوگ اکثر ان سب کو بتذکیر استعمال کرتے
ہین اور اہل لکہنؤ مونث جانتے ہین اور بعض الفاظ ایسے
ہین کہ جنکی تذکیر وتانیث کا خود اہل لکہنؤ مین جہگڑا

پڑا ہے ابتک طے نہین ہوا ازانجملہ ہے
لفظ بلبل کا کہ اشعار مین جمع اوسکی بقاعدہ جمع الفاظ
مونث واقع ہی بیشک ہے یہ وصف قدح
رنج مین ہین رطب اللسان ؎ بلبلین ہر شاخ گل پر یان
تمنا دید ؎ اور جناب خواجہ حیدر علی آتش مرحوم
اپنے کلام مین اس لفظ کو مذکر باندھا ہی ؎ گلشن
بلبل ہوا جو کہ تو کیا دیکھا جو تنہا ؎ خالی مرا کب
کرہ نظر آتی ہی دام اور ایسا ہی حال ہے لفظ تا
کا کہ اوسکو بھی مذکر اور مونث دونو طرح پر موزون
دیکھا ہے جیسا کہ اس مصرعہ سے مثال مذکر کی حاصل
ہوتی ہے مصرعہ کھٹے سے نہ زرا اگر فاختہ پیرکا

مصرعہ وہاں فاتحہ دلوائی ہے ہفتاد دو

کے پٹ اور لفظ فغان اور قامت اور برف اور

نقاب و سبیل بھی مشتبہ ہیں بعض شعرا نے مذکر ا

بعض نے مونث باندھا ہی اگرچہ کلیہ نہیں ہے مگر حرف

الفاظ ہندی سہ حرفی و چہار حرفی کے آخر

کاف تازی ہوگا علی الاکثر مونث ہوں گے

مثلاً سڑک و ترنجک و پھنک وغیرہ الک بلکہ بعض

الفاظ عربی و فارسی میں بھی ایسی ہی صورت

پائی جاتی ہے مثلاً شک و صحنک وغیرہ ا

استثنا ئیل للتانیث مفرد الفاظ ہندی کی جمع بطور مذکر

ہیں مثلاً مجالس ہوئی اور عورات آ

از انجملہ ہے فاعل تصغیر کا ہندی الفاظ
مین یہہ ہے کہ لفظ مذکر ہندی کے آخر مین رے
ثقیلہ اور یاے حطی کو اضافہ کرتے ہین مثلاً
پلنگ و پلنگڑی و لعل و لعلڑی از انجملہ ہے
کہ بعض لفظ کے آخر مین جب رے ثقیلہ لاتے
ہین تو معنی فاعل کے پیدا ہوتے ہین مثلاً سوٹہ
از انجملہ ہے کہ کبھی الف بعد رے ثقیلہ کے
اور آخر مین زیادہ کرتے ہین مثلاً بہگوڑا از انجملہ
ہے کہ کبھی یاے تحتانی اور لام الف آخر لفظ مین
زیادہ کرتے ہین تب بھی معنی فاعل کے پیدا
ہوتے ہین مثلاً رسیلا و سجیلا از انجملہ ہے

حال اکثر جانوروں کا کہ مادہ اور نر اونکا تمیز نہیں ہے
اگر مادہ بھی ہوں تو مذکر بولے جاتے ہیں مثلاً بٹیر و تیتر و طوطی
و مینا و کوا و باز و سانپ و بچھو و گیدڑ و گینڈا اور چیچہ و شیر
و چیتا و مگر و بھیڑیا وغیرہ ذلک از انجملہ ہے
بعض جانور مادہ کے آخر میں یاے حطی و الف زیادہ کرتے
ہیں مثلاً چوہا اور چوہیا و کتا و کتیا اور بعض مادہ
کے لئے نون و یا آخر میں اضافہ کرتے ہیں مثلاً ہاتھی و
اونٹنی اور بعض نر کے لئے الف اور واو آخر میں بڑھا
ہیں مثلاً بلاؤ اس مقام تک تو حال مذکر و مونث
کا بطور قواعد کلیہ کے لکھا گیا اب مفردات الفاظ عربی
فارسی و ہندی جو بثبات اسناد فصحا و شعرا اہل ش

کی زبانون پر جاری ہین کچھ انہین سے بہ جائیے حروف تہجّا
کے لکھے جاتے ہین حرف الف آب و تاب و
آپ و آتش و آتو و آرزو و آستین و آگ و
آند و آمدورفت و آنچ و آنکھ و آواز و آیت و ابتدا
و انتہا و اجل و اجاین و اچکن و ادا و اسار
و اطلاع و اطلس و افیون و اکال و اکشر و انشا
و انگوٹھی و انگلیٹ و انگیا و اوٹ و اوچھل و
انگشتری حرف با بات و بادبان و بال گندم
جو و بالک و بانگ و بانہہ و باد و باہ و بد و
بدبیا و برت و برق و لباس و بسم اللہ و بلا و
بند و بق و نبا د و بیا س و ابدو باش و بوجھ

و بوند و بہار و بہاگڑ و بھڑک و بہنک و بہوکہہ و
بہول چوک و بہیڑ و بیت و بہنک **بای فارسی**
پازیب و پاکھر و پاکی طینت و پال و پخت و پز و
پیشواز و پکار و پکہاوج و پلٹن و پلک و پوچھہ و
پہن و پہکڑ و پہوٹ و پیاز و پیاس و پیٹ و
پلیٹھہ و پیٹھہ و پیزار و پیشانی و پیش قبض و پیک
پان و پینس **حرف تا** تاب و تاک و تاکید و
تانت و تپ و تپش و تفنگ و ترازو و تراش و تبت
و تره تیرک و تپ دق و تربیت و تکرار و تکل
و تنگ و و تلوار و تمنا و توپ و تہاپ و تہاہ و
تہینت **حرف تای ہندی** ٹگرا و ٹوم و ٹہلیا

و ٹھوکر و ٹیس و ٹیپ پہاجن و ٹیپ آواز

حرف جیم جامن و جاگیر و جان و جابدادو

جبین و جدول و جڑ و جست و جنز و جست و جو

و جلت و جہل و جلا و جلد و جمنا و جنس و

جوت و جوآر و جوارش و جہاڑ و جہالر و جہانجہہ

و جہپک و جہپل و جہنک و جہلک و جہول و

جیب حرف جیم فارسی چاد و چال

و چاہ و چائے و چپت و چپکن و چتون و چٹ

و چڑیل و چٹی و چلم و چلمن و چمک و

چہڑ و چوٹ و چونچ و چوک و چوکہٹ و

چہاچہہ و چہالو و چہب و چہیٹ و چہل و

پہوت وپہوٹ وپہیٹ وپہیر وپہیلان

و پہنال حرف الحا حمایل وحیاو

خنا حرف الخا خانچہ خاتم وخاک و

خاکستر وخبر وخرد وخزان وخطا وخلخال

وخلق وخندق وخیر حرف دال

داڑہہ ودزد ودستار ودشک ودعا

و دکان و دم ودنیا ودوا ودوالمسک

ودوپہر ودون ودہپ ودہج ودہرم

و دہنیر ودہوب ودہول ودہول ودہوم

ودید ودیو ودیوار حرف دال ہندی

ڈاب وڈانہ وڈاک وڈہبا وڈاڑہی

ڈگ و ڈہاک و ڈہیل حرف الرا مہملہ
راب و رات و راس و راکہہ و رال و راہ و
رائے و رچ و رسوت و رفتار و رقم و رکاب
و رونق و ریل پیل حرف الزا معجمہ زبان
و زرنیری و زرہ و زکوۃ و زلف و زمین و
زنجبیل و زنجیر و زندگی و زیربان حرف
سین مہملہ ساگون و ساکہہ و ساگ و
سئی و سیب و سپیل و سیر و سیج و سر
سرسون و سرنگ و سطر و سکت و سلوٹ
و سمت و سمنک و سنجاف و سنگت و سوجن
و سوجہہ و سورت و سوئی و سہن و سہاگ

وسونٹھہ وسونڈ وسولف وسیدہہ و
سیف وسیم وسحر حرف شین معجمہ
شاخ وشب وشبنم وشراب وشرح
وشرط وشرم وشطرنج وشعاع و
شکر وشلک وشمشیر وشمع وشناخت و
شہرت وشیرنج وشیرمال حرف
صاد مہملہ صبا وصبح وصف وصفا و
صلح حرف ضاد معجمہ ضیاء حرف
طاء مہملہ طرف وطرز وطلب حرف
ظاء معجمہ ظئیر معنی دایہ حرف عین
مہملہ عطا وعقل وعید حرف غین

معجمہ غذا و غزل و غلیواز و غلیل و
غور حرف فا موحدہ فوج و فرد و
فکر و فہمید حرف قاف مثناۃ قبا و قبر و
قدغن و قطع و قسم و قسم و قنات
و قندیل و قوم حرف کاف کان بمعنی
معدن و کپٹ و کتاب و کچہال و کربلا و
کڑ و کشمش و کفش و کمر و کمرک و کملک
و کوچ و کور و کوک و کوکہ و کومل و کہنیل
و کہلی و کھڑاون و کہیر و کہیل و کیل
و کیچڑ و کیمیا حرف کاف فارسی
گات و گانٹہہ و گڑہیا و گرد و گردن و

گرہ و گوک و گفتگو و گفتار و گنگنا و گندیاپ و گوٹ
و گود و گور و گوگرد و گولاک و گہاٹ و گھاس و
گھٹا و گیند **حرف لام** لاکھ و لاگ و لپک و لٹ
و لڑو لوٹ و لوح و لطمہ و لپیٹ و لپسی **حرف**
میم مال خرچہ و مانگ و مبارک باد و مشعل و مجمر
و مخمل و مچ و مد و مدد و مرقد و مرگ و مشق
و مسک و مشک و مصری و معجون و مقراض
و مل و منڈیر و مہندی و موج و موچھ و مہا
و مصر و مہر و میخ و منال و مشکل معنی جس کے و مینا
و نیند **حرف نون** ناف و ناک و ناو و نیا
و نقش و نتھ و نظر و نذر و نرگس و نقب و

نمسک و نگاہ و نمش و نوبت و نوک و نہایت و نخر
و نیت و نیم و نیند حرف واو و باو و فاو و ع
و و ا حرف ہا ہانک و ہجو و ہڑ و ہلجان و ہلچل و
ہوس و ہوا و ہیکل حرف یا یاس و یال
و یخ و یاد اب کچھ قاعدے جمع بنانیکے لکھے
جاتے ہیں کہ اکثر جمع الفاظ مذکر کی واو اور نون آخر
لفظ میں اضافہ کرنیسے بنتی ہے جیسا کہ آدمیون اور
جانورون اور جمع الفاظ ہندی مونث کی یاے
تحتانی اور نون کے آخر لفظ میں اضافہ کرنیسے بنتی
ہے جیسے کہ تلوارین اور ڈالین اور کبھی الف اور
نون کے اضافہ کرنے سی بھے آخر لفظ میں جمع بنایا

ہین جیسے کہ ٹوپیان اور روٹیان اور کبھی کبھی الفاظ
جمع کی جگہ واحد بھی نکالتے ہین جیسا کہ اس شعر مین شمک

گھر اوسکا حسینون سے پریزاد کا اکھاڑا	صحبت ہے نکالی تو طلسمات نکالے

اور چند الفاظ اور جملے ایسے بھی ہین کہ کل خواص و
عوام کے زبانون پر غلط جاری ہین کثرت شہرت اور
استعمال سے اب وہ منجا بی فرزون ہین اب اگر اونمین
دخل کیا جائے تو ہو نہین سکتا مثلاً بسم اللہ ہوئی اور
سلام علیک وغیر ذلک غور سے ان سب مین کوئی علامت
تانیث کی پائی نہین جاتی اگر تذکیر استعمال کیا جاوے تو محل
تعجب ہو غلط العام فصیح سے مراد ایسی باتون سے ہے کہ اوسکے
خلاف پر نقش لے لیتے بھی اسکے قاعدے کو بھی الفاظ

ہاں استعمال کیا ہی مگر یہہ کچھ خوب نہیں بیت

فرق آیا کمر تو مین خدا خیر کرے	مینہ نکلنے لگی پاؤن مین خدا خیر کرے

فصل سوم

جاننا چاہیے اگلے زمانہ مین اس فن کو تکملہ اور علوم کا جانتے تھے اس زمانہ مین لوگون نے بہت سہل سمجھ لیا ہے سو یہہ غلط فہمی ہے شاعر کو بہمہ فن لازم ہے سو وہ دشوار ہے بہر حال اگر یہہ چند امور حاصل ہون تو اطلاق لفظ شاعر ہو سکتا ہے اول استعداد علوم عربیہ اگر زیادہ نہو تو استحضار صرف و نحو کا بہت ضروری ہے دوسرے پڑہنا رسالہ عروض و قوافی و صنائع و بدائع وغیرہ کا کسی استاد سے تیسرے شاگرد ہونا کسی مسلم الثبوت استاد کا اور سالہا سال باہم اچہہ

اوسنے اصلاح لینا جو بھی سیدیوا وین اتذہ اور
ہم صحبتی شعرا یا خوبی شعرگوئی کسی موقع اور فصل پر منحصر
نکرکے ہمیشہ مشق بکثرت پڑہانا اور تازہ رکہنا شغل
موزونیت کا علاوہ بران قدرت رکہتا ہو کہ جملہ بحور
سالم و مزاحف بتحفظ وزن شعر کہے اور یہہ نو قسمین جو
نظم کی ہین سب اسکی نزدیک قدرت حاصل ہو غزل و
قصیدہ و مخمس و مسدس و ترکیب بند و ترجیع بند
و رباعی و قطعہ و مثنوی اور جسکو یہہ امور حاصل نہون
اوسپر اطلاق شاعر کا ہوگا اگرچہ خوش فکر بہی
مگر اوسکو موزون الطبع کہینگے لطیفہ ایک سادہ لوح
شخص کسی شاعر کے پاس گیا اور درخواست کی کہ مجکو

شعر کہنا سکہاتے اونہون نے کہا کہ علم حاصل
کرو کتابین عروض و قوافی کی پڑہو اساتذہ کو دیوان
دیکہو فکر شعر کے لئے ایسے مقامات مین اکثر بیٹہا کرو
جہان سبزہ اور دریا وغیرہ ہو اگر طبع موزون رکہتے ہو
تو البتہ کچہہ اشعار بہم پہونچینگے وہ مرد سادہ لوح ایکدن
دریا کے کنارے جہان سبزہ بہی تہا صبح سے
شام تک بیٹہا رہا وقت مغرب استاد کے پاس آیا
اور کہا کہ کیا خوب تدبیر موزونیت طبع کی آپنے
بتائی کہ مین نے اوسپر عمل کیا اور موزونیت حاصل
ہوئی چنانچہ ایک مصرعہ موزون کر لایا ہون دوسرا
مصرعہ آپ لگا دیجئے اور یہہ مصرعہ پڑہا مصرعہ

آب و دریا سبز ٭ اوستاد نے اوسکو احمق

جانکے یہہ مصرعہ لگایا ٭ مصرعہ ابجد حطی ہوز ٭ انتہی

بہر کیف چاہیے مبتدی کو کہ جسطرح شعر کہنا منظور ہو اوسکے

سب قوافی پہلے لکہے اونمین سے غور کرے

کہ کتنے قوافی خاص لایق گنجایش مضامین ہین اونمین جو

سہل ہین پہلے اونہین موزون کرے اول مصرعہ

ثانی لکہے بعد اوسکے مصرعہ لگاوے اور یہہ

بہی چاہیے کہ غزل کہا سے اساتذہ پر اکثر غزل کہے

کہ اوسپر سبز ہونا دشوار ہے اور اقسام اشعار

مین سے پہلے صرف ایک قسم غزل کی اختیار کرے

جب ہزار ہا غزل مختلف الوزن و قوافی کہہ چکے

اور ملکہ اور استعداد کامل حاصل ہو تب اور
اقسام کی طرف رجوع کرے ابتدا قصیدہ
و مثنوی و رباعی وغیرہ نہ کہے اور یہہ چند اقوال
حاسدین شعرا کے جو ہین مثلاً کچھہ لوگ یہہ کہتے
ہین کہ شعر کہنا گناہ ہے اور شاعری منحوس ہے
اور لطف شاعری ساتھ پیری ختم ہوا اور یہہ
ایک امر لا فایدہ ہے ان اقوال اپر عمل نکرے ایسی
ایسے اقوال واہیہ کے جواب مین ہماری کتاب
موسومہ بہ شوکت نادری بہم پہونچا کر دیکھے ایک
قطعہ ہمارا جو مناسب مقام ہو وہ یہہ ہے للمولف

پھر اسے جو ختم شاعر کہتے ہین لوگ گر	ابتدا ہے غور و فکر اور دل لگایا چاہئے

شاعری کیا ہے نبوت ہے جو کہیں ختم ہو | ہے یہی فیض سخن لیکن سخن فہم چاہیے

شاہنامہ ابھی اہل کمال اس زمانے کے کہہ سکتے ہیں مگر ویسا
قدرداں کوئی نہیں شعر ہنوز آں برحمت درفشان است
کی وقعت بیچارہ با محمود نشان است۔ ایک منشی نے کسی تاریخ میں
دیکھا تھا کہ ایک بادشاہ کی جب بیدار تخت شاہی جلوس
کیا تو ایک منشی ہمارے وہ قصیدے صنعت سجع میں لکھ کر
پیش کیا اور جس سے سنہ جلوس بھی نکلتا تھا اوس
بادشاہ نے صلہ بے انتہا دیا فی زمانا ایک منشی نے
ایک تخت نشین عالی کے جلوس کی وہاں نظر قصیدے
اوسی صنعت میں لکھ کر گذرانے حضرت کی گوشہ چشم
بھی نہ پھرا ایک شاعر نے قصیدہ ایک صاحب کی خدمت

مین گذرانا قصیدہ بہت بلند تھا مگر اون صاحب نے اوسکو
پڑھکر بدستخط خاص پیشانی قصیدہ پر لکھا کہ در دفتر مجانین
داخل باشد کلام منظوم بالاتر و فصیح تر سب اقسام
کلام سے ہے دلیل عظمت اور بزرگی کی ثابت ہی
اسیلئے کہ آغاز کلام اللہ کا ایک مصرعہ موزون ہے یعنی
بسم اللہ الرحمن الرحیم اور اور بہت سی آیات اوسکی
موزون واقع ہوئے ہین اور کلام موزون بہت اصفیا
اور اولیا اور علما کے عالم مین بکثرت موجود ہین پس
چاہیے کہ صحت الفاظ اور صفائی بندش و خوبی محاورات
و لطف معنی مین ہنگام موزونیت کے شعر بلیغ کیجاسے اور فکر
سرسری اتفاق ہو جملہ فصحا خصوص شاعر کو خطرے کے وقت

روزمرہ گفتگو مین بھی از راہ سہل انگاری غلطی کسی قسم کی زبان
پر نہ آئے ورنہ جب عادت غلط بولنے کی ہوتی ہی تو گاہ گاہ غلطی
بندش اشعار مین بھی ہو جاتی ہے اکثر الفاظ ہین کہ خواص اور
فصحا کی زبانون پہ بھی جاری ہین ساکن الاوسط متحرک الاوسط
اور متحرک الاوسط ساکن الاوسط ہو جاتے ہین مثلاً سمع او شمع اور ایسی ہی
مثال متحرک الاوسط کے سمجھنا چاہیے اور بجائے سمع تو متحرک الاوسط
کو ساکن الاوسط باندھ جاتے ہین جیسا کہ اس مصرعہ مین مصرعہ
ملہ رین گلین بندھے نقابے شمع وین ہین ۞ ہر چند مروج ہو
مگر مستحسن الترک ہے اکثر ساکنان دیہات و قصبات معمولی
مستضر اکثر ہو بعض الفاظ کو جو کہ خلاف اردو ہین اپنی زبانون
پر جاری کیے ہین شہر ساکنان دیہات و قصبات مشرق

لکھنؤ کا بھی حال ہے بعض اونمین سے لکھتا ہون تاکہ وہ لوگ
ہنگام موزونیت احتیاط کرین از انجملہ یہی استعمال
ساکنان مغرب لکھنؤ یہہ لوگ اکثر چند الفاظ کو مذکر بولتے
ہین کہ درحقیقت مونث ہین اور چند الفاظ کو کہ درحقیقت
مذکر ہین مونث بولتے ہین مولف نے ایک قرن کے تجربہ
کرکے دریافت کیا ہے مثال مذکر مثلاً غزل و آواز
و جان و سیر و خلش و تکرار وغیر ذلک اور مثال مونث
کی یہہ ہے آرام و دام و باجا و میوہ و پانی و نفع
و سال و بس و رواج و تنباکو و رستہ و قلم
و شعر و خواب و پوجا و بالا و سایہ وغیر ذلک
اور جب ایک لفظ مونث کی مذکر اور مونث دو لفظ

اور چاشتے اور دوپہرے مین جو باسے ہوتے ہے
اوسکو بکسر و استعمال کرتے ہین اور باغ اور درخت
لگانے کو باغ اور درخت رکہنا اور خیمہ نصب ہونے کو
خیمہ لگایا جانا اور سنگ گہاٹونکو بسبب انت زبان پر لاتے
ہین اور الفاظ چار حرفی جنکے تیسرے حرف کو بکسرہ لیتے
ہین جیسے آفت اور ماتم اور جعفر اور جتنے حرف عربی
کے بروزن مفعول کے مشدد ہون بجای فتحہ کے کسرہ
زبان پر لاتے ہین مثلاً مکمل اور مقرب وغیر ذلک اسم مفعول
کو مکمل اور مقرب بطور اسم فاعل بالکسر اور الفاظ مفتوح
الاول کو مکسور الاول بولتے ہین مثلاً کیفیت کو کیفیت
اور مکسور الاول کو مفتوح الاول زبان پر لاتے ہین

مثلاً مین کو مَین اور الفاظ مضموم الاول کو مفتوح الاول

مثلاً موٹا ہے کو مونڈھا اور لفظ کو مضموم الاول کہ بضمہ

مجہول ہے اوسکو بضمہ معروف استعمال کرتے ہین چنانچہ

سودا نے ہجو حکیم مین لفظ کو کہ بضمہ مجہول کاف رو کے

ساتھہ قافیہ کیا ہے اور رو بضموم معروف ہے اور

دہنی بائین کو داہین بائین اور ساتہہ کو سنگ کہتے ہین

اور اگر کسی سے پوچھو کہ تمہارا کیا نام ہے تو اکثر جواب مین

کہتے ہین کہ مجھے یار علی کہتے ہین اور حال آنکہ یہہ چاہیے

کہنا کہ مجھکو یار علی کہتے ہین سے کی جگہہ پر کو بولنا چاہیے

اور بعض حرفون مین جسبار زائد ہین جنس بکثرت

بولتی ہے مثلاً اگر مین لوٹے کی منڈی اور جہان پان کی

بکتے ہین مثلاً لکھنو مین بانس کی منڈی اور ہماری
بستی مین کہ مسقط الراس مولف کا ہے جہان دال بکتی
ہے اوسکو دال کی منڈی کہتے ہین مگر بخلاف سب
شہرون کے فرخ آباد مین بعد نام بازار کی لفظ ہائی
کا اضافہ کیا جاتا ہے مثلاً گنیش ہائی اور دلہائی اور
لفظ ہی کو جو ہندی مین تخصیص کے لئے آخر مین مقرر ہے
مثلاً رام غلام ہی کو کہا تھا سو ہی کو درمیان مین
لاتے ہین یعنی رام ہی غلام کو کہا تھا اور حرکوا
اور جٹی دو ظاہر معروف کو لوگ پڈری اور ٹیا بولتے
ہین اور کنکوے کو لعبدرا اور جھانا یعنی
کسی باغ یا مکان یا صحن یا تالاب مین چارون طرف

گہومنا اور لوٹنا بجاے پہیرنے کے اور ٹکلی
کو پوڑا اور پہونچی کو پوہنچی بولتے ہین از انجملہ
ہی ساکنان اضلاع مشرقی لکہنو یعنی الہ آباد و
بنارس سے پورب و نیز نواح مین جو دیہات اور قصبات
واقع ہین جیسے ٹانڈے کے لوگ چند الفاظ کو کہ مذکر ہین مونث بولتے ہین
مثلاً ہاتہی آئی اور لشکر گئی اور جمع مذکر کی باضافہ
یا اور نون کے لفظ آخر مین بولتے ہین مثلاً چاولین اور
مکانین اور سپاہی گہوڑے پالکی کہیلی اور اکثر الفاظ
سہ حرفی مین الف آخر کو یای حطی کے ساتھ بدل
دیتے ہین مثلاً ہوا کو ہوی اور قبا کو قبی وغیر ذلک اور
یا بعضی بجاے لفظ ویسے کے سا کا لفظ آخر مین اضافہ کرتے ہین

مثلاً اکیسوین کو اکیسا اور بائیسوین کو بائیسا اور بول
چال دہقانیان مشرق کی بہت سے اسطرف اعتنا نکیا
گیا ازانجملہ دو ایک بطور نمونہ لکہی جاتی ہین مثلاً دوسرے یہہ لفظ
مخاطب معزز کے لیئے بجاے آپکے اور تمہو بجاے تعداد مثلاً
دو ہوا اور چار ہوا اور خبر لفظ مونث کی اکثر مذکر لیتے
ہین مثلاً دوا کہیا اور روٹی کہایا اور ایسا ہی کہ جمع کی جگہہ
مفرد بولتے ہین مثلاً چار بجا ہوگا یا بازار سے پان آیا ہوگا اور
پانی برسنے کا آثار ہی اور جاڑے کا ایام آتا ہے اور حال انکہ
ان مقامون مین ترکیب مستعمل ہونا چاہیے تہا چار بجے اور پان آئے اور پانی برسنے
کے آثار ہین اور جاڑے کے ایام آئے چنانچہ مولوی [illegible] صاحب مرشدآبادی
کے فقرہ کی ٹیپ سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے ٹیپ

تھا جو اہل شاعری نے پایا سہن کو	چار و ناچار تیرا گایا ہین کو

اس مقام پر پیرا لگا موزون کرنا اونکو چاہیے تھا ظاہر یہہ ہے کہ اب پر
فصحا کے سے لئے واجب الترک ہین اور یہہ لوگ کہتے
ہین کو پیرے پہرنا اور اچہی کوئی لگتے ہین

فصل چہارم

مختصر اور بیان قواعد و مصطلحات و مرکبات صرف اردو یہان
تک مولف لکھ چکا تھا اور ارادہ ختم کرنیکا تھا کہ بعض احباب باعث
ہوئے واسطے لکہنے کچہہ قواعد صرف اردو کے عذر کیا گیا کہ اس بحث
مین بعض کتابین مبسوط لکہی گئی ہین جو حضرات مزاج لطافت
پسند رکھتے ہون وہ اون کتابون سے رجوع کر سکتے ہین تو
رسالہ اس بحث مین تالیف نہین ہوا اگر یہہ بات مقبول
طبایع نہوئی ناچار بحکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ کچہہ مصطلحات

اور مرکبات علم صرف کے بکمال ایجاز کہ بنا اس رسالہ کی اختصار
پر رکھی گئی ہی ساتھ لکھے جاتے ہیں اور جو امور مخصوص ہندی میں آتے ہیں اوسی
قدر پر اکتفا کیا گیا عربی اور فارسی کے قواعد سے کچھہ علاقہ نہیں
ہی **اصطلاحات قواعد یہہ ہیں** حرکات ثلثہ
پیش اور زبر اور زیر کو کہتے ہیں **اور** متحرک وہ حرف ہے جسپر پیش
یا زبر یا زیر ہو **اور** مضموم و مرفوع وہ حرف ہے جسپر پیش ہو **اور**
مفتوح و منصوب وہ حرف ہے جسپر زبر ہو **اور** مجرور و مکسور وہ حرف ہے
جسپر زیر ہو **اور** ساکن اور وہ حرف ہے جسپر جزم ہو **اور** مشدد
وہ حرف ہے جسپر تشدید ہو **اور** تنوین اوسکو کہتے ہیں کہ حرف آخر
لفظ پر حرکات ثلثہ دو بار لائی جاویں مگر درحقیقت نون ساکن
اوسکو کہتے ہیں **اور** غنہ سے مراد ہے کہ نون آخر الفاظ خوب ظاہر

نہو مخفف پڑہا جاتا ہے اور حرف علت تین ہین الف واو یا
کہ جسکا مجموعہ وای ہوتا ہے اور الف ممدودہ وہ کہ دوسرے الف کے
ساتہہ ملے اور مقصورہ بر خلاف اسکا اور موقوف وہ ہے کہ وہ اور
ماقبل اسکا متحرک ہو معجمہ حروف منقوطا اور مہملہ غیر منقوط کو کہتے
ہین اور فوقانی وہ حرف ہین کہ جنکے اوپر نقطہ ہوا اور تحتانی
وہ حرف ہین کہ جنکے نیچے نقطہ ہوا اور موحدہ ایک نقطہ والے اور
مثناۃ دو نقطہ والے اور مثلثہ تین نقطہ والے کو کہتے ہین اور معروف
وہ ہین کہ جنکے واو کا ضمہ خوب ظاہر پڑہا جاوے اور مجہول برعکس اسکے
اور ایسا ہی حال کسرہ یای معروف و مجہول کا اور مخدوف
حروف مشددہ کو کہتے ہین اور واو معدولہ وہ ہے کہ لکہنے
مین آوے و پڑہا نہ جاوے اور ہاے مختفی کو واسطے اظہار حرکت

آخر لفظ بین لکھتے ہین اور حروف متشابہ وہ ہین جو ایک صورت
کے ہون اور مخفف وہ حرف ہے جو کسی لفظ سے کم کیا جاے اور لفظ
کو صیغہ سمجھنا چاہیے اور مشتق کلمہ مستخرجہ کو کہتے ہین اور قسمین اوسکی
سات ہین اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مشبہ و اسم تفضیل و
اسم آلہ و اسم ظرف و اسم حالیہ اور مخاطب وہ شخص ہے جس سے خطاب
کیا جاوے اور مرادف وہ دو لفظ ہین کہ ایک معنی کے ہون اور
نکرہ وہ ہے کہ شخص غیر معین پر اطلاق اوسکا ہوا اور معرفہ وہ ہے کہ کہنا
اوسکا ایک شخص معین پر درست ہوا اور مقدر وہ ہے کہ عبارت مین نہو
اور معنی اوسکے لیے جاوین اور اشباع زائد کرنا حروف علت کا
اور ترخیم دور کرنا حرف کا کلمہ کے آخر سے جاننا چاہیے
کہ کلمہ ایک لفظ ہے اور پر تین قسم کے اسم و حرف و فعل اسم وہ ہے

کہ جسکے معنی میں زمانہ نپایا جاوے اور حرف وہ ہے کہ بغیر اور کلمہ ملائے
اُسکے معنی حاصل نہوں اور فعل وہ ہے کہ جسکے معنی میں زمانہ پایا جاوے اور زمانے
تین ہیں ماضی و حال و استقبال اور قسام ماضی کے چھ ہیں ماضی قریب ماضی بعید ماضی
مطلق ماضی استمراری ماضی شکیہ ماضی تمنی اور یہہ سب مصدر سے مشتق ہوتے ہیں
اور علامت مصدر کی جیسے کہ فارسی میں دن اور تن ہے ایسی ہی
ہندیمیں نا ہے الابعض اور مصدر کی دو قسمیں ہیں ایک معروف جسکا فاعل
معلوم ہو دوسرے مجہول جسکا فاعل معلوم نہو اور مضارع بنتا ہے حال و
استقبال سے اور علامت مضارع کی عربی میں جیسے اتین ہے
اور ویسے ہی ہندیمیں آتا ہے ورآویگا اور علامت ماضی کی ہندیمیں
الف آخر لفظ کا ہے جیسا کہ عربی میں لفظ ماضی میں لام کلمہ یعنی حرف
آخر لفظ مفتوح ہوتا ہے اور جیسا کہ عربی میں جمع کے صیغہ مقرر ہیں ویسے ہی ہندیمیں

فقط دس صیغے ہوتے ہین دو مذکر غایب دو مونث غایب دو مذکر حاضر دو مونث حاضر اور دو متکلم مع الغیر مثبت او منفی چار صیغہ جو کم ہین اوسکی وجہہ ظاہر ہی کہ نہی مین درمیان تثنیہ اور جمع کے کچھہ فرق نہین اور امر و نہی مضارع سے بنتے ہین حاضر سے حاضر غایب سے غایب مجہول سے مجہول معروف سے معروف اور علامت نہی کے صیغہ مین اکثر ساکن ہونا حرف آخر کا ہی علامت نہی کی اضافہ کرنا نون اول لفظ مین اور جسطرح ماضی مین کئی قسمین ہین اسیطرح امر و نہی ہین بھی کئی قسمین ہین اور فعل کے لئے فاعل کا ہونا ضرور ہے پس علامت فاعل کی ہندی مین والا ہی اور الفاظ ہندی مین اگر آخر کو یای حطی و الف بڑہایا جاوے تو بھی علامت فاعل ہے مثلاً گویا اور ترکیب اسم فاعل کی جو فارسی لفظون کی ساتھہ مستعمل ہو وہین یہہ ہین کہ کسی اسم جامد پر صیغہ امر کا یا کوئی

فاعل کی اضافہ کیجاے تو معنی فاعل کے پیدا ہوتے ہین مثلاً
دستگیر و پرہیزگار و آہن گر و خردمند و شہزور و خشمگین و دردناک و
مہربان و آبدار و نشان بردار و سرپوش وغیرذلک اور علامت
مفعول کی ہندی مین نے لفظ گیا اور کو اور ہوا ہے اور قسمین مفعول کی
ہین مفعول فیہ مفعول لہ مفعول معہ مفعول مطلق اور یہہ عربی مین مضارع سے
بنتا ہی اور اسم تفضیل اور اسم آلہ ہندی مین نہین ہوتا مگر اسم ظرف
البتہ ہوتا ہی قسمین اوسکی دو ہین ظرف زمان اور ظرف مکان اور ہندی مین علامت
اوسکی لفظ مین ہے لیکن جھڑنا اور رمنا اگرچہ مصدر ہین لیکن معنی مکان کے
اونسے حاصل ہوتے ہین یعنی جھڑنا جگہہ جاری ہونے پانیکی اور رمنا جگہہ
جانوران شکاری کی اور فارسی الفاظ مستعملہ اردو مین جو علامتین
ظرف مکانکی ہین وہ یہہ ہین خانہ و دان و گاہ و ستان و

زار و سال و سالہ اور مبتدا اوسکو کہتے ہین جسسے جملہ کا آغاز
ہوا اور خبر اوسکو کہتے ہین کہ جسسے جملہ کا مطلب واضح ہوا اور
مضاف اوسکو کہتے ہین جو کہ اضافت کیا گیا ہو کسی شے کیطرف اور
جس شے کیطرف اضافت کیا گیا ہو اوسکو مضاف الیہ کہتے ہین اور
بدل اوسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی شے سے بدلا ہو اور جس چیز کے ساتھ
بدلا گیا ہو اوسکو مبدل منہ کہتے ہین اور جاننا چاہیے
کہ الفاظ سہ حرفی ہندی مین اگر آخر حرف الف یا ہاے ہوز ہو تو انکو
جمع بنانے کے لئے یا اور کسی ضرورت کے واسطے یای حطی کے ساتھ
بدلنا جائز ہین مثلاً دادا کو دادے اور سالا کو سالے کہہ سکتے اور ایسا ہی
الفاظ سہ حرفی فارسی اور عربی کے لئے نہین سمجھنا چاہیے مثلاً سرا
کو سرے اور قبا کو قبے بولنا جائز نہین اور صفت کہتے ہین

ہین تعریف کرنیکو اور موصوف وہ ہے جسکی صفت کی گئی ہوا اور
مشبہ وہ ہے جو کہ تشبیہ دیا گیا ہو اور مشبہ بہ وہ ہے جس سے تشبیہ دی گئی ہو
اور علامت اوسکی ہندی مین لفظ سا کا ہی اور معطوف وہ ہے جو کہ عطف
کیا گیا ہو اور معطوف علیہ وہ ہے کہ جسپر عطف کیا گیا ہو کہ وہ ہندی مین
لفظ اور کا ہے اور موصول وہ ہے کہ بغیر صلہ کے ملے اوسکا مطلب حاصل
نہوا اور ضمیر وہ اسم ہے کہ بنایا گیا ہو واسطے غایب اور حاضر اور متکلم کے
اور قسمین اوسکے دو ہین متصل و منفصل اور افعال ناقصہ وہ ہین کہ جنکا فاعل
اور مفعول نہین ہوتا بلکہ اسم و خبر کو چاہتے ہین اور ترکیب ہے مراد
ملانا دو کلمون کا باہم اور مرکب وہ دو کلمہ ہین کہ آپسمین ملے ہون اور
قسمین جملے کی دو ہین خبریہ اور انشائیہ خبریہ کی یہہ قسمین ہین جملہ فعلیہ جملہ اسمیہ
جملہ شرطیہ جملہ قسمیہ جملہ معترضہ اور انشائیہ ہین امر و نہی و استفہام و ندا

وغیرہ ہین اور اضافت کی دو قسمین ہین لفظی و معنوی اور علامت
اوسکی ہندی مین کا اور کے ہی اور موزون وہ ہے جو کہ وزن کیا گیا
کسی چیز کے ساتھہ اور موزون بہ وہ ہے کہ جسکے ساتھہ وزن کیا جاے
اور نسبت اوسکو کہتے ہین کہ منسوب ہو کسی شے کیطرف جیسے
کہ عربی مین ملی اور فارسی مین فاختی اور ہندی مین جنگی اور مبنی
اوسکو کہتے ہین کہ حرکت اور سکون اوسکو بسبب عامل کے نہو جیسے
انا اور نحن اور ندا پکارنے کو کہتے ہین اور منادی وہ ہے جو پکارا جاے
ہندی مین اوسکے لئے کئی لفظ مقرر ہین مثلاً ای و ارے و ری
و او و اجی اور مستثنی اوسکو کہتے ہین جو کسی شے سے جدا کیا
جاے اور جسمین سے جدا کرتے ہین اوسکو مستثنی منہ کہتے ہین اور وہ لفظ
سوا اور مگر کا ہی اردو مین اوسکے لئے کوئی لفظ جدا گانہ مقرر نہین

اور علامت شرط و جزا کی اردو میں لفظ جو اور تو ہے اور
علامت تردید کی اردو میں لفظ چاہو اور نہیں تو ہے اور
علامت تصغیر کی اردو میں لانا ایک الف کا آخر لفظ مین ہے مثلاً گہوڑے
اور گہوڑیا اور علامت ایجاب کی اردو مین لفظ ہان اور جی کا ہے اور
اسم دو طرح پر ہے منصرف اور جامد منصرف وہ جو کہ گردانین جاوین اور جامد
وہ جنکی تصریف نہو سکے اور لازمی وسکو کہتے ہین کہ صرف فاعل ہی کو
چاہیے اور متعدی وہ جو کہ مفعول کو چاہیے اور متعدی کی تین قسمین ہین
متعدی بیک مفعول اور متعدی بدو مفعول متعدی بسہ مفعول اور
اسمائے اشارات اور استفہام اردو مین یہہ ہین وہ و کون
و کوئی و اس و جس و کس

فصل پنجم

مخصر مصطلحات و مرکبات عروض و قوافی مین عروض بالفتح

اون نام اوس علم کا ہی کہ جسکے اوزان شعر دریافت ہوتے
ہین اور شعر لغت مین جاننے کو کہتے ہین اور اصطلاح مین کلام موزون
مقفا کو کہتے ہین اساتذہ قدیم نے پندرہ بحور قرار دی ہین اور
چار یا پانچ اوزان اور بھی نکالے ہین اب نام ان بحرون کے جو اس
سے حاصل ہوے ہین قطعہ رجز خفیف و رمل منسرح و مجتث
بسیط و وافر و کامل ہزج طویل و مدید و مشاکل و متقارب
سریع و مقتضب + مضارع و متدارک قریب جدید
اور متاخرین نے گیارہ اوزان اور بھی انہین بحور سے استخراج کیے ہین اونکے
نام یہ ہین عریض و عمیق و سریم و کبیر و ذلیل و قلیب
و حمید و صغیر و اصم و سلیم و حمیم از انجملہ طویل
و مدید و بسیط و وافر و کامل ان بحرون مین اہل فارس نے کم

شعر کہتے ہیں اور بحور جمع بحر ہیں جیسے انہار جمع نہر اور مصارع کہتے ہیں کہ انکو ارکان
افاعیل کہتے ہیں اور یہ دس ہیں دو ان میں سے خماسی فعولن و
فاعلن ہر ایک سبب خفیف اور ایک وتد مجموع اور آٹھ ان میں سے سباعی
مفاعیلن و مفاعلتن ایک وتد مجموع اور ایک فاصلہ صغری سے مرکب ہیں
اور مستفعلن اور فاع لاتن اور مفعولات ہر ایک مرکب ہیں دو سبب خفیف
اور ایک وتد مفروق سے اور سبب اصطلاح عروض میں کلمہ دو حرفی
کو کہتے ہیں اگر حرف دوم متحرک ہو وہ سبب ثقیل ہوگا اور وتد
کلمہ سہ حرفی کو کہتے ہیں اگر حرف آخر ساکن ہو تو وتد مجموع اور
اگر درمیان کا ساکن ہو تو وتد مفروق کہتے ہیں اور فاصلہ کہ مجموعہ
سبب و وتد ہے دو قسم کی ہے صغری اور کبری فاصلہ صغری کلمہ چہار
حرفی کو کہتے ہیں کہ تین حرف اول اسکے متحرک ہوں اور فاصلہ

کبہی کلمۂ بحر کی کو کہتے ہیں کہ چار حرف اول کے سالم ہون مشترک الان

جاننا چاہئے کہ ہر ایک بحر تکرار ارکان قرار پائی ہے

ازانجملہ یہہ بیت بحریں ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوتی ہیں ہزج

و رجز و کامل و وافر و متقارب و متدارک اور یہہ نو

دو رکنوں کی تکرار سے حاصل ہوئے ہیں طویل و مدید و بسیط و

سریع و مجتث و منسرح و مضارع و مقتضب و بحر طویل

چار فعولن و مفاعیلن سے اور مدید چار فاعلاتن فاعلن سے

اور بسیط چار مستفعلن و فاعلن اور وافر آٹھہ مفاعلتن سے

اور کامل آٹھہ متفاعلن سے اور ہزج آٹھہ مفاعیلن سے

اور رجز آٹھہ مستفعلن اور رمل آٹھہ فاعلاتن اور سریع مستفعلن

مستفعلن و مفعولات دو مرتبہ اور منسرح مستفعلن مفعولات سے

چار مرتبہ اور خفیف فاعلاتن مستفعلن فاعلات سے دو مرتبہ اور مضارع
مفاعیل فاعلاتن سے چار مرتبہ اور مقتضب مفعولات مستفعلن سے چار مرتبہ
اور مجتث مستفعلن فاعلاتن سے چار مرتبہ اور متقارب آٹھہ فعولن سے
اور متدارک آٹھہ فاعلن سے اور قریب مفاعیلن فاعلاتن سے دو مرتبہ اور
جدید فاعلاتن مستفعلن سے دو بار اور مشاکل فاعلاتن مفاعیلن
مفاعیلن سے دو بار اور جو شعر آٹھہ رکن سے تمام ہوا اوسکو مثمن اور جو چھہ
رکن سے تمام ہوا اوسکو مسدس اور جو چار رکن سے تمام ہوا اوسکو
مربع اور جسکے ارکانمین تغیر نہوا اوسکو سالم اور جسمین تغیر واقع ہو
اوسکو مزاحف کہتے ہین اور رکن اول مصرعہ اول کو صدر
اور رکن آخر کو عروض کہتے ہین اور رکن اول مصرعہ دوم کو
ابتدا اور رکن آخر کو ضرب و عجز کہتے ہین اور جو رکن درمیان ارکان

سکے واقع ہوا اوسکو شعر کہتے ہین اب جاننا چاہیے

کہ علم عروض مین تقطیع ضروریات سے ہی اور تقطیع سے اصطلاحاً مراد

یہہ ہے کہ حروف شعر بہ اجزای ارکان کے موافق ہون متحرک برابر

متحرک کے ساکن برابر ساکن کے آئے اختلاف حرکات جائز نہین

اور تقطیع مین حروف ملفوظ معتبر ہین نہ مکتوبہ چنانچہ الف ممدودہ اور کسرہ

اشباع کو اور حرف مشدد کو دو حرف مثل کے شمار کرتے ہین

اور اگر دو حرف ساکن کسی لفظ مین ہون تو ایک کو ساقط کر دیتے ہین

اور واو عطف اور ہا کو نیز اون سب کو بجای حرف ملفوظ ہین اور کبھی ساقط

کر دیتے ہین اور ایسا ہی حال ہے تا مربوبیت کا یہان تک بیان علم کا

باختصار لکھا گیا اب حال زحافات و علل کا مختصر لکھا جاتا ہے

زحاف اصطلاحاً نام تغیرات جزئیہ کا ہی کہ ارکان مین واقع ہون

اور یہہ زحاف فقط بحر وافر مین آتا ہے کف بالفتح ساقط کرنا حرف

ساتوین ساکن کا فاعلاتن اور فاعلات سے اور یہہ زحاف بحر طویل اور

مدید و ہزج و رمل و خفیف و مجتث و مضارع مین واقع ہوتا ہے اور سریع

زحاف جو سب کو لگتے ہین مفرد ہین اب زحاف مرکب

لکھے جاتے ہین خبل بالفتح اول و سکون باہم اجتماع ہے خبن و طی

کو کہتے ہین یعنی مستفعلن سے فا اور سین کو اور مفعولات سے واو اور

کو دور کرتا ہے خزل بفتح خاء معجمہ اجتماع اضمار و طی

کا ہے کہ متفاعلن سے مفتعلن باقی رہتا ہے اور یہہ بحر کامل مین آتا ہے

شکل بالفتح خبن اور کف کا اجتماع ہے کہ فاعلاتن سے

فعلات اور مستفعلن سے متفعل بضم لام باقی رہتا ہے اور یہہ بحر خفیف

اور مدید اور رمل اور مقتضب اور مجتث مین آتا ہے نقص اجتماع عصب

اور کف کا ہی کہ مفاعلاتن سے مفاعیلان باقی رہتا ہی اور خاص بحر
وافر مین آتا ہی **تشعیث** یہہ حذف کرتا ہی ایک متحرک کو دو حرف
متحرک سے کہ وتد مجموع مین ہو یعنی فاعلاتن سے فالاتن باقی رہیگا
اور بحر خفیف و رمل و مدید و مجتث مین آتا ہی **معاقبہ** اصطلاح
مین اوسکو کہتے ہین کہ دو سبب خفیف جو شعر مین متصل ہوین اونکو زحاف سے
سلامت رکہے اور وہ صرف دو رکن ہین ایک مستفعلن اور مفاعیلن
اور یہہ زحاف بحر مدید و منسرح و رمل و وافر و ہزج و خفیف و طویل
و کامل و مجتث مین آتا ہی **مراقبہ** اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین کہ سبب
جو مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن مین آتے ہین اونکو حذف کرے
اور یہہ زحاف بحر مشاکل و مقتضب و مضارع و منسرح مین آتا ہی
مکانفہ اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین جو بحر سریع و منسرح

وہ سبب خفیف ہوں اونکو سلامت رکہی **تشعیث** اصطلاح میں اوسکو
کہتے ہیں کہ جو سبب خفیف عروض ضرب مصرعہ میں واقع ہو اور ایک
الف زیادہ کریں جیسا کہ فعولن سے فعولان اور فاعلاتن سے فاعلاتان
اور یہہ زحاف بحر ہزج و رمل و مضارع و متقارب و مدید و طویل
و مجتث میں آتا ہی **ترفیل** اصطلاح میں اوسکو کہتے ہیں کہ جو وتد مجموع
ضرب مصرع میں واقع ہو اور سبب خفیف کو زیادہ کریں جیسا کہ مستفعلن
کو مستفعلاتن کریں اور یہہ زحاف بحر کامل اور رجز میں آتا ہی **خرم**
اور یہہ زحاف فقط اشعار عربی میں آتا ہی **خذف** اوسکو
کہتے ہیں کہ ساقط کریں سبب خفیف کو آخر رکن سے پس فعولن سے فعو
اور فاعلاتن میں فاعلا اور مفاعیلن میں مفاعی باقی رہتا ہی اور یہہ زحاف
بحر رمل و متقارب و مجتث و مدید و منسرح و خفیف میں آتا ہی **قطف**

اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط کرے سبب خفیف کو آخر رکن سے
جیسا کہ مفاعلتن سے مفاعل اور یہ خصوصیت رکھتا ہے بحر وافر سے
قصر اوسکو کہتے ہین جو ساقط کرے حرف ساکن کو سبب خفیف سے آخر رکن
جیسا کہ فاعلاتن سے فاعلات بسکون تا اور فعولن سے فعول بسکون
لام **قطع** اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط کرے ایک حرف کو آخر وتد
مجموع سے اور ساکن کرے ما قبل اوسکے جیسا کہ مستفعلن سے مستفعل اور
متفاعلن سے متفاعل اور یہ خاص ہے رجز و کامل و رمل
و متدارک و بسیط و مدید و سریع و خفیف و مجتث و مقتضب مین آتا ہے
حذذ بفتح حاء حطی و دو ذال معجمہ اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط
کرے وتد مجموع کو آخر رکن سے جیسا کہ مستفعلن سے مستف
و متفاعلن سے متفا اور یہ واقع بحر کامل و رجز اور متدارک مین آتا

صلم اوسکو کہتے ہین کہ جو ساقط کرے وتد مفروق کو آخر
رکن سے جیسا کہ مفعولات سے مفعو اور یہ بحر سریع و منسرح و مقتضب
مین آتا ہی **وقف** اوسکو کہتے ہین کہ ساکن کرے تا مفعولات
کی متحرک تا کو اور یہ تین بحرون مین آتا ہی سریع و منسرح و مقتضب
کسف اوسکو کہتے ہین کہ ساقط کرے حرف ہفتم کو جیسا کہ مفعولات
سے مفعولا اور یہ بحر سریع و منسرح و مقتضب مین آتا ہی
بتر اوسکو کہتے ہین جب کہ جمع کرے ثلم و حذف کو رکن فعولن مین
اور جمع کرے قطع و حذف کو فاعلاتن مین اور جمع کرے خرم
و جب کو مفاعیلن مین اور یہ بحر متقارب و منسرح و رمل و مضارع و مجتث
و خفیف مین آتا ہی **خرم** اوسکو کہتے ہین کہ ساقط کرے حرف اول
کو رکن سے شروع جیسا کہ مفاعیلن سے فاعیلن اور یہ بحر

منسرح و مضارع میں آتا ہی ثلم اوسکو کہتے ہیں کہ اسقاط
کرے حرف اول کو رکن فعولن سے جیسا کہ فعولن سے عولن
شتر ہم اوسکو کہتے ہیں کہ جمع کرے خرم و قبض کو رکن فعولن
میں عول باقی رہتا ہی اور یہ بحر طویل و متقارب میں آتا ہی
شطر ہم اوسکو کہتے ہیں جو کہ جمع کرے خرم و قبض کو
رکن مفاعیلن میں اور ساقط کرے حرف اول و پنجم کو پس
فاعلن رہتا ہی خرب اوسکو کہتے ہیں جو کہ جمع کرے خرم و کف کو
رکن مفاعیلن میں اور ساقط کرے حرف اول و ہفتم کو
پس فاعیل بضم لام باقی رہتا ہی اور یہ بحر منسرح و مضارع میں
آتا ہی نقص اوسکو کہتے ہیں کہ رکن مفاعلتن سے حرف اول
ساقط کرے اور فاعلتن باقی رہے اور [illegible]

آتا ہے قصم بفتحتین جمع کرنا ہے خرم و عضب کو رکن مفاعلتن میں
یعنی حرف اول کو ساقط کر کے حرف پنجم کو ساکن کرنا ہے پس
فاعلتن بسکون لام باقی رہتا ہے جم بفتحتین بمعنی جمع کرنا ہے
خرم و عقل کو رکن مفاعلتن میں یعنی حرف اول و پنجم کو ساقط کرنا ہے
پس فاعلن باقی رہتا ہے عقص بفتح عین و سکون قاف بمعنی
مجتمع کرنا ہے خرم و نقص کو یعنی رکن مفاعلتن سے حرف اول و ہفتم
کو ساقط کر کے حرف پانچویں کو ساقط کرنا ہے پس مفعول
باقی رہتا ہے اور خاص بحر وافر میں آتا ہے رفع اور یہ سقوط
کرنا ہے ایک سبب خفیف کو اول سے جس میں دو سبب خفیف ہوں جیسے
مستفعلن سے فاعلن باقی رہتا ہے اور یہ بحر منسرح اور خفیف میں
آتا ہے جب اور یہ رکن مفاعیلن سے دو سبب خفیف کو دور کرنا ہے

کہ مفاعیلن سے مفا باقی رہتا ہی قصم بالفتح اور یہہ جمع کرتا ہی حذف
و قصر کو رکن مفاعیلن میں پس مفاع باقی رہتا ہی ذلل بفتحتین اور یہہ
جمع کرتا ہی خرم و ہتم کو رکن مفاعیلن میں پس فاع باقی رہتا ہے اور یہہ
بحر ہزج و مضارع میں آتا ہی خلع بالفتح یہہ جمع کرتا ہی خبن و قطع کو
رکن مستفعلن میں کہ مفاعلن باقی رہتا ہی جحف بفتح جیم و سکون
حاے حطی اور یہہ عمل خبن کا رکن فاعلاتن میں کرتا ہی کہ فعلاتن باقی
رہتا ہے سبع بالفتح اور یہہ جمع کرتا ہی خبن و قطع کو رکن فاعلاتن
میں کہ فعلا باقی رہتا ہے اور رمل و مضارع میں آتا ہی نحر اور یہہ اسقاط
کرتا ہی وتد و سبب اور رہتا ہے مفعولات کا لا باقی رہتا ہی اور یہہ سریع و منسرح
و مقتضب میں آتا ہی جدع بدال مہملہ اور یہہ اسقاط کرتا ہی وتد و سبب خفیف
کو اول رکن سے اور ساکن کرتا ہی تاء مفعولات کو کہ لات باقی رہتا ہے

ہر سنہ بحور مذکورہ بین آتا ہی اگرچہ ہر ایک بحر سالم و مزاحف کی تشریح
سے بیع الفہمی کیواسطے لکہنا اشعار مثلہ کا مناسب تہا مگر خوفاً للتطویل
والاطناب کہنا اس رسالہ کے اختصار پر رکہی گئی ہے اسلئے خدمت طالبان
سے التماس ہے کہ زیادہ تشریح و تفصیل کے لئے رجوع بسایل
بسوطہ کیطرف فرماوین اور حال دوایر کا باختصار یہہ ہے کہ کل چہہ
دایرے ہین ایک مؤتلفہ دوسرا متفقہ تیسرا مختلفہ چوتہا مجتلبہ پانچوان منتزعہ
چہٹا مشتبہہ اول سے بحر وافر اور کامل متعلق ہین دوسرے سے متقارب اور
متدارک تیسرے سے بحر طویل و مدید و بسیط چوتہی سے بحر ہزج و رجز و رمل پانچوین
سے منسرح و مقتضب و مضارع و مجتث چہٹی سے بحر سریع و جدید و قریب و خفیف و مشاکل
و منشرح کو علاقہ ہی اور اوزان رباعی جدا اگانہ ہین اور رباعی کو
اختصاص بحر ہزج سے ساتھ ہی اور چوبیس وزن اور زحافات حاصل ہوتی

اخرم و خرب و قبض و کف و ہتم و جب و استر و بتر

ذیل اب کچھہ مختصر قواعد قوافی کے لکھے

جاتے ہین جاننا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے تکرار حروف معین الفاظ مختلفہ
مین کہ واقع ہوتے ہین اواخر مصرعہا اور اواخر ابیات مین و حروف قافیہ نو ہین
قطعہ قافیہ در اصل یک حرف است و ہشت آن تابع * چار پیش و چار پس این
مرکز اعداد این * حرف تاسیس و دخیل و ردف و قید آنگہ روی * بعد از آن وصل و
خروج است و مزید و نایرہ * اور چند قافیہ کی حرف آخر سبب ہی یا اول و
اوسکا ساکن ہے کہ نزدیک اوسکے ہوا اور وہ متحرک کہ ماقبل اوسکا ساکن ہو
بھی اول حرف قافیہ ہے لیکن اسے پیش دخیل یا ردف و قید بھی اول قافیہ مین
روی وہ حرف ہے کہ تحقیق قافیہ کی وابستہ اوسکی ہے اور تاسیس
الف ساکن کو کہتے ہین جو کہ قبل روی آوے اور ایک متحرک درمیان

اوسکے اور ردی کے اوسط ہوئی ور اوس متحرک کو دخیل کہتے
ہین مثلاً یا در لفظ مائل و سائل ورنہ سید قافیہ ہین اور قبیل لزوم
مالایلزم ہے اگر التزام اوسکا نکرین تو مائل کو ساتھہ گل کے قافیہ
کر سکتے ہین ردف بالکسر مراد اوس الف ساکن سے ہے کہ جسکا ماقبل مفتوح
اور اوس واو ساکن سے کہ جسکا ماقبل مضموم اور اوس یاے ساکن سے جسکا ماقبل
مکسور ہو اور فاصلہ قبل ردی کے آوے مراد ہے مثلاً جان جہان خون
جیہون شیر و شمشیر اور یہہ حرف معروف اور مجہول دو طرح سے آتا ہے
معروف وہ ہے کہ ضمہ ماقبل واو و کسرہ ماقبل یا خوب ظاہر ہو مثلاً دود و نمود
و دید و چکید اور مجہول وہ ہے کہ یہہ حرف خوب ظاہر نہوون مثلاً رود و سرود
و بید و امید اور اجتماع ان دونون قسمون کا قافیہ مین جائز ہے مگر اختلاف
ردف قافیہ مین کسی طرح جائز نہین اور قید

کسرہ ہوتا ہی اور اختلاف ان حرفونکا جہان ردی ساکن ہو جائز نہین
اور حرکت ماقبل ردف کو حذو کہتے ہین اور وہ نام حرکات ثلثہ
کا ہی اور اختلاف حذو کا ساتھہ ردف کے جائز نہین اور حرکت
ماقبل ردی کو توجیہہ کہتے ہین اختلاف اوسکا بھی جائز نہین
لیکن اگر بسبب ردی حرف وصل کا متحرک ہو تو اختلاف توجیہہ کا جائز
ہو سکتا ہی اور حرکت حرف ردی کو مجری کہتے ہین اور حرکات
خروج اور مزید کو نفاذ کہتے ہین اور نایرہ متحرک نہین آتا ہی
بیان عیوب قافیہ کا یہ ہے اور وہ کئی طرح پر ہے اول
مقید کا ایک مصرعہ مین ساکن اور ایک مین متحرک لانا مثلاً خراب
اور تاب کو قافیہ کرنا اور ایسا ہی حال ہے حروف وصل کا
دوسرے اختلاف توجیہہ جیسے گل

اور دل کو قافیہ کرنا **تیسرے** اختلاف حرف ردف کا
یعنی دادا اور دیدا اور دود کو قافیہ کرنا **چوتھی** اختلاف ردی کا
یعنی صباح اور سیاہ کو قافیہ کرنا خصوصاً جب قرب مخرج کے رعایت نہو
تو اور بھی قبیح تر ہی **پانچویں** ایطاہی اور وہ مراد ہے تکرار
قافیہ سے ایک معنی پر اور ایطا کی ہی دو قسمیں ہیں خفی و جلی *
خفی وہ ہے کہ مثل آب و گلاب ہو اور مثال **جلی** کی یہہ ہے
مثلاً ہیا اور میا کو قافیہ کرنا اور تیرا اور میرا اور جیرا اور کیرا اور دردمند
اور حاجتمند و ستمگر و فسونگر و یاران و دوستان اسی قبیل سے ہیں
اور جمع ہونا انکا مطلع میں کسی طرح جائز نہیں اور جبتک کچھہ اشعار نہ کہے
جائے غزل یا قصیدہ میں تبتک تغیر قافیہ یا زیادتی یا نقصان حروف
جائز نہیں اور **ردیف** اوسے تکرار لفظ کو کہتے ہیں کہ ایک

مستقل یا بیشتر بعد قافیہ کے ابیات مین آوے اور حاجب
اوس کلمہ کو کہتے ہین کہ اول و آخر اوسکے قافیہ ہو جو کلمہ درمیان دو
قافیون کے واقع ہووے وہ حاجب ہے **خاتمہ** فی زماننا اکثر
کوئی اور شعر فہمی ایسی آسان ہو گئی ہے کہ حضرت جو شعر کہتے ہین تو املای الفاظ
موزون شدہ صحیح نہین لکھہ سکتے مثلاً لفظ صاعقہ کو بشکل ساعقہ لکھتے
ہین اور باایں استعدادی دعوی شاعری رکھتے ہین اور شعر فہمی کا یہہ حال ہے
لطیفہ ایک امیر ذی استعداد نے ایک بیاض اشعار چیدہ و منتخب بنائی تہی
سے بہت خوب مرتب کی تہی اس طرح پر کہ مثلاً ایک شعر صائب کا لکہا
اوسکے بعد جو اور اشعار صائب کے بہم پہونچے اوسکے نیچے لکہا اور
لفظ منہ یا وله یا ایضاً شاگرد نے لکہا اور جس شعر کے موزون کرنے
والے کا نام معلوم نہوا اوسپر شاگرد نے لا اعلم یا لا ادری لکھہ دیا

ایک مرد بزرگ وہ بیاض اپنے سیر کے لئے لیگئے جب واپس لائے
تو صاحب بیاض نے پوچھا کہ آپ کو کن کن شعرا کے اشعار پسند آئے
جواب دیا کہ سبحان اللہ ایک سے ایک بہتر ہی کسکو ترجیح دیجیے
مگر در حقیقت میاں لاالعلم و میاں لاپرہی و میاں منہ و میاں ولگہ
بڑے زبردست شاعر ہیں اور ولی ذی الضیا تو ایسا کہتے ہیں
کہ جواب اوسکا نہیں ہو سکتا ہے جاناچاہیے
اردو میں ہٹ بہوز اور تا ہندی بعد الفاظ ہندی کے اضافہ کرنے سے
صورت مصدر کی پیدا ہوتی ہے مثلاً اوبٹ اور ولاہٹ
اور گاہ گاہ واو اور تا ہندی کے آخر میں لانے سے بھی یہ صورت
پیدا ہوتی ہی مثلاً رکاوٹ اور کھاوٹ اور الف اور
نون کے بالای لفظ ہندی کے آنے سے معنی اوسکے نکلتے ہیں مثلاً

انجان معنی نا دانستہ اور مجہول معنی کی قیمت اور کبھی فقط حرف نون
کی دل لفظ میں لانے سے وہی کیفیت پیدا ہوتی ہے مثلاً نڈر و نڈل
اور ہر ایک رنگ کے لئے الفاظ جداگانہ اردو میں مقرر ہیں
مثلاً سفیدی کے لئے چٹا سرخ کے لئے چہچہاتا سبز کے لئے لہلہاتا
زرد کے لئے ڈہڈہاتا سوا اسکے خلاف موزون ہونا نہیں چاہئے
اور کہیں کی جگہ کہتی بھی غلط ہے اور ایسے امور واجب الترک ہیں
مثلاً اس مصرعہ میں مصرعہ کشور حسن ہے آباد تو کہتی کیا ہی اور
لفظ خدادی کا معنی خوگرفتہ زبان زد عالم ہے مگر لغت میں معنی
اسکے دشمن و پیدا کنندہ کے آئے ہیں اور جس چیز کی عادت
ہو جائے اسکو بھی کہتے ہیں یہ جو عادت کنندہ اور خوگرفتہ کے
محل پر بولتے ہیں غلط العام کہنا چاہئے اور ایسا ہی سمجھ کر کہا

حضرات تکرر سکر رکہتے ہین یہہ بھی غلط ہی جائے کہ ایسی جگہہ یکبارت
وبارت یا اور کوئی لفظ استعمال کرین اور ایزاد کا لفظ جو بمعنی
زیادہ اکثر مستعمل ہوتا ہے یہہ بھی ازروی لغت غلط ہے زیاد و زیادہ وغیرہ
صحیح ہی اور الف لام کا الفاظ ہندی و فارسی پر لانا مثلاً حسب اللہ
وحسب المقصود و فوق البھڑک وغیرہ اور زر الوارث لکہنا محض غلط ہے
اور ایسی الفاظ سے بھی اجتناب کرے مثلاً ملبوب مرغوب و ممدوح
وغیرہ ذالک اور روشنائی بجای مداد بہی غلط ہے چاہئے کہ سیاہی
و مداد بجای روشنائی مستعمل ہو اور لفظ تعیناتی بہی غلط ہے بجای
اوسکے متعین کہنا چاہیے اور لفظ آسامی کہ جمع اسم کی ہی بجای مفرد
غلط ہی مثلاً ایسا کہنا نہین چاہئے کہ فلان شخص کو بیس روپیہ کی آسامی
ہوئی یا فلان آسامی روپیہ نہین دیتے اور ایسا ہی حال لفظ تعینات کا

کہ اکثر لوگ نون آخر کو ترک کرکے ایک ہی نون کے ساتھہ اس لفظ کو لکھتے
ہین اور منسوب اگرچہ از روی صیغہ صحیح ہو مگر استعمال اہل عرب مین نہین
ہی پس اس مقام پر معاتب اگر مستعمل ہو تو اولی ہے اور یہی
حال لفظ خرادہ مستعملہ شیشہ گریان کا ہی کہ لغت نظر مولف سے نہین گذرا
اور جو لوگ کہ جوکی ساتھہ لفظ وہ کا قافیہ کرتے ہین یہہ بھی جائز نہین
اسلیے کہ وہ کے آخر مین ہا ہوز ہی جو کا قافیہ کیونکر ہو سکتا ہی اور
زبان اور ظلمات کی فتح اول قبائلی ہی بعض شعرا نے خلاف حرکت
سکون کے مستعمل کیا ہی اور ایسا ہی حال ہی تشدید غلو و لغو کا کہ اکثر
تخفیف بھی موزون کرتے ہین بہت بیجا ہی ورنہ ہموار رہا یہہ کہ خلاف
ان الفاظ کا استعمال نہو اگرچہ باوجود تصرف جتنا اہل زبان
کیے ہین کیا چاہیے اور چند الفاظ عہد دولت سلاطین وغیرہ کے

غازی الدین حیدر شاہ بادشاہ اودہ جاری ہوگئے کہ بہت خوش معنی
ہیں سب نے اونکو استعمال کیا ازانجملہ ہیں بالائی بجای ملائی اطہار بجای ابرار
اور پیش انداز بجای زیرانداز و رنگترہ بجای سنگترہ وغیرذالک اور
اسمای تذکیر و تانیث کا یہہ ضابطہ ہے کہ اسمای ذوی العقول میں ضمہ حرف
ماقبل واو آخر کا اگر معروف ہو تو غالباً باستثنای شیخ سدو وہ نام
ذکور ہی کا ہوگا مثلاً ممدوا کلوا اگر ضمہ حرف ماقبل واو آخر کا مجہول ہے
تو غالباً وہ باستثنای چھارو وہ نام اناث ہی کا ہوگا مثلاً سوا اور [illegible] کی
لوگوں کی اور بعض ساکنان قصبات کے نام عجیب و غریب ہیں مثلاً
اسمای ذکور چاکیا ہی امام باڑہ گل گلستان حسن غنچہ رستبان
تسبیح ربیع بالدین چھبیق الدین آفتاب الدین شیخ بھیری ربیع
الاول تعالیٰ محمد ماڑی اور ایک مرد بزرگ کا نام تھا گل رباغ علی ہے

سجع اونکا نام کا نگینہ پر کھدا ہوا تھا غنچہ شگفتہ گل زباغِ علی
از نسیمِ عنایتِ ازلی ☆ اسمائے اناث یا جیسے بڑی بی بی آسیہ
اور ان کہوتی بی بی یا حجرہ اور خاص عورت کے استعمال کے الفاظ بہت سے
ہین مثلاً ہلال کو اوپر والا اور شبکو وقت حکیم کو چھری والا کہنا اور
سانپ کو رسی اور ماموں اور چھپکلی کو سہکاری اور حیضہ کو
ہتھکارا بولنا و لفظ ونگوڑا و بلالون اور واری وور کو
وچی وودو پہار وغیرہ مگر اسطرف اعتنا نکیا گیا اور جو لوگ کہ سکھتے ہین
اور سیخ اور سخص اور کسافت اور بناسی اور پورانسی مین شین بیچ
لاتے ہین اور کاغذ اور کیونکہ مین قاف قرشت کو دخل دیتے ہین یا
فراخ کو مجاز اور زنجیر کو جنجیر کہتے ہین وہ خارج المبحث ہین اور
الفاظ محض زبان زد دہقانیان اضلاع مغربی کے ہین ایک

شمار حشرات الارض میں ہیں غلط نہیں کیا گیا اور وہ بہت ہیں
مثلاً یہہ فقرہ دو دو پوریں اٹھیں کو کلیو یعنی دو دو پوریاں اور
ہرن کا قلیہ اور یہہ کلیہ ہے کہ یہہ لوگ رے قرشت جو درمیان
لفظ کی واقع ہوا اوسکو لفظ میں ظاہر نہیں کرتے اور جو الف آخر
لفظ میں ہوا اوسکو ہاے کے ساتھہ بدل دیتے ہیں مثلاً ہرن کو ہن
اور صبح کو صبہ اور آیا کو آوا اور گیا کو گوا بولتے ہیں اور کھانے کو کہانا
کہتے ہیں اور ڈال دینگے کو پیر دینا اور روشنی کو چاندنا کہتے ہیں
اور بعض اشخاص دوسرے الفاظ بولتے ہیں مثلاً روٹی کو روٹی تفہ وقوہ
اور اسکو ازدواج کا اہتمام نہیں ہے الالق ترک کرتے ہیں بلکہ چہہ حرف اور ط
چہہ حرف ڑ و ڑ ک ٹ ک او لیتے ہیں اور بول چال اور تالک جہاں تک ایسے
الفاظ کے استعمال کا مضایقہ نہیں اور بہت سے ایسے الفاظ ہیں کہ